Title - FATWA DAR TAKFEER MUNKAR UROOJ JISMI-O-NAZAWAL HAZRAT EISA ALAY SALAAM.

Creator - Qazi Ubaid Ullah.

Publisher - Matba Mohammadi (Madras).

Date - 1893.

Pages - 69.

Subjects - Islam - Fatawi; Islam - Masechiyat; Munazirah - Bainul Mazahib.

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

# فتویٰ

## در تکفیر منکر عروج جسمی و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

از جناب مولانا مولوی قاضی عبید اللہ صاحب دام برکاتہم

باہتمام بندہ عاصی سید محمد محی الدین عفی اللہ ذنوبہ

در مطبع محمدی متعلقہ مدرسہ محمدی واقع مدراس رائی پیٹھ جلیۂ طبع پوشید

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

طبع اول

CHECKED

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U885
URDU STACK
CHECKED

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

# سوال

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ کوئی شخص یہہ اعتقاد کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
کی وفات ہوکر زمین مین انکا دفن ہوچکا اور اس جسم سے انکا آسمان پر جانا ایک
لغو خیال ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۴۳) اور کہتا ہی کہ ابتک زندہ رہنا انکا تسلیم کرلین
کچھ شک نہین کہ اتنی مدت کے گذرنے پر پیر فرتوت ہوگئے ہونگے اور اس
ہرگز لایق نہین ہونگے کہ کوئی خدمت دینی ادا کرسکین (ازالہ اوہام ص۵) ا
مین آسمان سے انکے نزول کرنیکا انکار کرتا ہی اور احادیث صحیحہ مین مسیح
نزول جو وارد ہوا ہے اسکے لئے دعوی کرتا ہی کہ وہ مسیح موعود مین ہی
ص۳۹) اور کہتا ہے کہ جنہون نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا
کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہین اور کئی طرح کے ثواب اور اجر اور قا
وہ مستحق ٹھہر گئے ہین (ازالہ اوہام ص۱۷۹) اور نبوت و وحی کا دعویٰ کہ جن
لکھا ہی کہ مسیح موعود جو آنیوالا ہی اسکی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدا تعالیٰ

وحی پانیوالا لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہین کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے
بلکہ وہ نبوت مراد ہی جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہی جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور
حاصل کرتی ہی سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہی (ازالۂ اوہام صفحہ ۵۷۷) اور
لکھا ہے مطلق نبوت ختم نہین ہوئی نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہی اور نہ ہر ایک
طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہی بلکہ جزئی طور وحی اور نبوت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہیگا
(رسالہ توضیح مرام صفحہ ۱۸-۱۹) اور لکھا ہی خاکسار محدث ہی اور لکھا ہی المحدث نبی
یعنے محدث نبی ہوتا ہی (توضیح مرام صفحہ ۱۸-۱۹) اور کہتا ہی کہ مین نبی بھی ہون امتی بھی
(ازالۂ اوہام صفحہ ۵۳۳) اور آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ہین
اپنے طرف ہی اشارہ ہونیکا دعوی کرتا ہی (ازالۂ اوہام صفحہ ۶۷۳) اور آیت ھو الذی
ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله درحقیقت اپنے ہی زمانہ سے
متعلق ہونیکا دعوی کرتا ہے (ازالۂ اوہام صفحہ ۶۷۵) اور کہتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہین تھا بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا بعد کہتا ہی
کہ اس قسم کے کشفون مین مولف خود صاحب تجربہ ہی (ازالۂ اوہام صفحہ ۴۷-۴۸) اور کہتا ہی کہ
اسلام کو غلطیون اور الحاقات بیجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بھری ہوئی
ہی خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدا تعالی نے اپنے سپرد کیا ہی (ازالۂ اوہام صفحہ ۵۹) اور
لکھا ہی کہ خدا تعالی نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور پھر مثیل نوح قرار دیا
اور پھر مثیل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور پھر مثیل حضرت داود بیان فرمایا اور پھر مثیل موسی
کر کے بھی اس عاجز کو پکارا پھر اللہ تعالی نے اس عاجز کو مثیل ابراہیم بھی کہا اور پھر آخر مثیل
ٹھہرانے کی یہانتک نوبت پہنچی کہ بار بار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر مثیل
سید الانبیا و امام الاصفیا حضرت مقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا (ازالۂ اوہام
اور کہتا ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ (یعنے شخص مذکور) کے دل مین جو قدمی محبت

اُسنے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہی ان دونون محبتون کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جسکا نام روح القدس ہے اور اسکو بطور استعارہ کے ان دونون محبتون کا بیٹا کہنا چاہیئے اور یہہ پاک تثلیث ہی (توضیح مرام صفحہ ۲۲) اور کہتا ہی کہ مسیح اور اسکے جیسا کا مقام ایسا ہی کہ اسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین یعنے ابن اللہ کہہ سکتے ہین (توضیح مرام صفحہ ۲) اور قرآن شریف کے آیتون کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی راے سے کرتا ہی اور صحابہ اور تابعین سے اسکی جو تفسیر وارد ہوئی ہی اسکو کہتا ہی یہہ سراسر غلط تفسیر ہے (ازالۂ اوہام صفحہ ۱۲۹) اور کہتا ہی کہ جبرئیل امین جو انبیا کو دکھائی دیتا ہی وہ بذات خود زمین پر نہین اترتا اور اپنے ہیڈ کوٹر (یعنے صدر مقام) نہایت روشن نیر سے جدا نہین ہوتا ہی بلکہ صرف اوسکی تاثیر نازل ہوتی ہی اور اسکی عکس سے تصویر انکے دل مین (یعنے انبیا کے دلمین) منقوش ہو جاتی ہی (توضیح مرام صفحہ ۶۸ - ۰۰ - ۸۵ - وغیرہ) اور کہتا ہی لیلۃ القدر سے رات مراد نہین بلکہ وہ زمانہ مراد ہی جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہی اور وہ نبی یا اسکے قایم مقام مجدد کے گذر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہی (فتح اسلام صفحہ ۵۴) اور کہتا ہے کہ آخری زمانہ مین دجال کا آنا سراسر غلط ہی (ازالۂ اوہام صفحہ ۲۳۵) اور انبیا کے معجزون کا انکار کرتا ہی انکو مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور مین آنیکا دعوی کرتا ہی (ازالۂ اوہام صفحہ ۳۰۵) عیسی علیہ السلام کے معجزات جو قرآن شریف مین واقع ہین یعنے مٹی سے پرندہ بناکے اسمین دم پھونکنا اور اندہے اور کوڑہی چنگا کرنا اور مردہ زندہ ان سب کا انکار کرتا ہی اور وے مسمریزم کے طریق پر ہونیکا قائل ہی (ازالۂ اوہام صفحہ ۳۰۵) اور لکھتا ہی اگر یہہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا (ازالۂ اوہام صفحہ ۳۰۹) اور کہتا ہی کہ یہہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہی

کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور انہیں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا
(ازالۂ اوہام صـ۳۲۲) اور عیسی علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا قائل ہے
(ازالۂ اوہام صـ۳۰۳) اور عیسی علیہ السلام خنزیر کو قتل کرنا جو احادیث صحیحہ
مین وارد ہوا ہے اسکے حقیقی معنے خنزیر کا شکار کھیلتے پھرینگے کر کر زعم کرکے
اس پر تمسخر و استہزا کرتا ہے (ازالہ اوہام صـ۱۴۱) اور ازواج مطہرات مین
کونسی بی بی کا پہلے انتقال ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی
اسکے بارہ مین کہتا ہے کہ اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
بھی معلوم نہین تھی (ازالہ اوہام صـ۲۳۶) اور کہتا ہے کہ جسقدر حضرت مسیح کی پیشگوئیان
غلط نکلین اس قدر صحیح نکل نہین سکین اور کہتا ہے کہ امور اخباریہ کشفیہ مین اجتہادی
غلطی انبیا سے بھی ہوجاتی ہے (ازالہ اوہام صـ۸) اور کہتا ہے جبکہ
پیشگوئیون کے سمجھنے کے بارے مین خود انبیا سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا
کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے (ازالہ اوہام صـ۱۴۱) اور شیطانی دخل انبیا
اور رسولون کی وحی مین بھی ہوجانے کا دعوی کرکے اسکی سند مین موجودہ توریت
جھوٹا یہہ قصہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت مین چارسو نبی نے اسکی فتح کے
بارہ مین پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور اسکی توجیہ اپنے طرف سے یہہ
بیان کرتا ہے کہ در اصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری
فرشتہ کے طرف سے نہین تھا اور ان نبیون نے دہوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا
(ازالہ اوہام صـ۶۲۹) اور کہتا ہے کہ یہہ بھی مدت سے الہام ہوچکا ہے کہ
انا انزلناہ قریبا من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل وکان
وعد اللہ مفعولا اسکے بعد لکھا ہے کہ پھر اسکے بعد الہام کیا گیا کہ ان
علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ اسکے بعد لکھتا ہے کہ کشتی طور پر

مین نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرے قریب بیٹھکر باآواز بلند
قرآن شریف پڑھ رہے ہین اور پڑھتے پڑھتے انہون نے ان فقرات کو
پڑھا کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان تو مین نے سنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان
کا نام بھی قرآن شریف مین لکھا ہوا ہے۔ تب انھون نے کہا یہہ دیکھو لکھا ہوا ہے
تب مین نے نظر ڈالکر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائین
صفحہ مین شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے
تب مین نے اپنے دل مین کہا کہ ہان واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف مین درج
ہے (ازالۂ اوہام صفحہ) الغرض اسکے ایسے اقوال بہت ہین بخوف تطویل نہین
لکھے گئے پس ایسے شخص کا اور اسکے تابعدارون کا اور اسکے اقوال کو تصدیق
کرنے والونکا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔ السائل سید محمد محی الدین حاجی

## الجواب حامداً للہ وحدہ

ومصلیا ومسلما علی رسولہ سیدنا محمد الذی لا نبی بعدہ

ایسا اعتقادی شخص بشرط ثبوت عقل وعدم جنون بیشک کافر ومرتد وزندیق ہے اور
جسنے اسکی تابعداری یا تصدیق کی وہ بھی مرتد ہے کیونکہ عیسی علیہ السلام کا اپنے جسم سے
آسمان پر جانا اور وہان زندہ رہنا پھر اخیر زمانہ مین اترنا اور امام مہدی کے ساتھ ملنا
اور دجال نکلکر جو الوہیت کا دعوی کریگا اسکو قتل کرنا ان احادیث سے ہین جن پر ایمان لانا واجب
اور اسمین شک کرنا کفر وارتداد ہے اور یہی عقیدہ اہل سنت ہے اسمین کسی ایک اہل سنت کو
خلاف نہین پھر عیسی علیہ السلام مرگئے اور انکا جسم زمین ہی مین رکھا گیا اور فقط انکی روح
آسمان پر گئی کہکے منکر ہونا نصاری کا عقیدہ ہے اللہ تعالی قرآن شریف مین جو فرمایا
بل رفعہ اللہ الیہ اور فرمایا ورافعک الی سو وہ نص قطعی ہے کہ عیسی علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ

آسمان پر جانے مین اور جو فرمایا وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته
اور فرمایا وانه لعلم للساعة اسمین دلیل ظاہر ہی انکے نزول پر - اور اس مضمون کے
بہت سی احادیث صحیحہ بھی آئی ہین جو حد تواتر کو پہونچی ہین - ہم بخوف تطویل چند احادیث
لکھتے ہین - اللہ تعالی کی طرف سے جسکے نصیب مین ہدایت ہی اسکو کافی ہین -
امام المحدثین محمد بن اسمعیل البخاری نے اپنی صحیح کے باب نزول عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم
مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل
الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیرا
من الدنیا وما فیها ثم یقول ابو هریرة واقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به
قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا یعنی قسم ہی اُسکی جسکے دست قدرت مین میری جان
ہی البتہ عنقریب مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکے تم مین اُتریگا سو صلیب کو توڑیگا اور خنزیر کو قتل کریگا
اور جزیہ اُٹھاویگا اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اسکو قبول نہین کریگا یہان تک کہ ایک سجدہ کرنا
دنیا اور جو کچھ اسمین ہے ملنے سے بہتر ہوگا بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم چاہو تو اس
آیت کو پڑہو وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیمة یکون علیهم شهیدا اس حدیث کو
مسلم نے بھی اپنی صحیح مین روایت کی ہی اور امام بغوی نے بھی شرح السنہ مین اس حدیث کو
روایت کرکے کہا هذا حدیث متفق علی صحته - حاصل اس حدیث کا یہہ ہی کہ آیت مذکورہ مین
قبل موته کے ضمیر کا مرجع عیسی ہی یعنے اہل کتاب کا کوئی شخص نہین مگر ایمان عیسی پر لائیگا عیسی کے مرنیکے آگے
یعنے عیسی علیہ السلام اخیر زمانے مین جب آسمان پر سے اترینگے تو اہل کتاب سے کوئی شخص باقی رہیگا
مگر عیسی پر ایمان لائیگا اور وان من اہل الکتاب کا لفظ اگرچہ عموم پر دلالت کرتا ہی لیکن اس عموم سے وہی
اہل کتاب مراد ہین جو عیسی علیہ السلام کو دیکھینگے اور انکے زمانے کو پاوینگے - اس آیت مین دوسری
توجیہ بھی آئی ہے لیکن مفسرون کی ایک جماعت نے اسی کو جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اختیار کیا

اور یہی قول قتادہ کا اختیار کیا ہے۔ اور امام ابوجعفر طبری نے اسی قول کو ترجیح دی اور حسن بصری اور عطا وغیرہ کا بھی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایک روایت ہے جو اسی کو تائید کرتی ہے چنانچہ عنقریب مذکور ہوگی۔

اور بخاری اور مسلم ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یعنی تم کیسے ہوگے جبکہ مریم کا بیٹا تم میں اتریگا اور تمھارا امام تمھارے ہی میں کا ہی ہوگا۔ اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں روایت کئے ہیں اور امام بغوی نے بھی شرح السنہ میں روایت کی ہے اور کہا ھذا حدیث متفق علی صحتہ علما کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جو آیا ہے واماکم منکم یعنے تمہارا امام تمہارے ہی میں کا ہی ہوگا سو اس سے مراد امام مہدی ہیں کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے اترے بعد صبح کی نماز کو انکے پیچھے اقتدا کرینگے چنانچہ ان مضمون کی احادیث بھی آئی ہیں اور عیسی علیہ السلام نبی ہوکے امام مہدی کی اقتدا کرنا بعید نہیں کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عبدالرحمن بن عوف کی اور ابوبکر صدیق کے پیچھے اقتدا فرمایا ہے بعضے کہتے ہیں کہ اماکم منکم سے یہاں عیسی علیہ السلام مراد ہیں یعنی انھوں حاکم ہوکر اترینگے سو قرآن اور سنت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کرینگے

اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتزال طایفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرھم تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ یعنی قیامت تک میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑائی کرتی غالب رہیگی پھر عیسی بن مریم اترینگے سو مومنوں کا امیر کہیگا آپ آئیے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھئے عیسی علیہ السلام کہینگے ایسا نہیں تمہارے ہی میں کا بعض تمہارے بعض پر امیر ہے اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کے لئے یہہ کرامت ہے۔

اور مسلم نے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ فخفض فیہ ورفع حتی ظنناہ فی طائفۃ النخل
فلما رحنا الیہ عرف ذلک فینا فقال ما شانکم قلنا یا رسول اللہ ذکرت الدجال غداۃً
فخفضت فیہ ورفعت حتی ظنناہ فی طائفۃ النخل فقال غیر الدجال اخوفنی علیکم
اِن یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ
واللہ خلیفتی علیکم وعلی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبد العزی
بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکہف انہ خارج خلۃً بین الشام و
العراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ
فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃٍ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم
قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا اقدروا لہ
قدرہ قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیاتی
علی القوم فیدعوھم فیؤمنون بہ ویستجیبون لہ فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت
فتروح علیہم سارحتہم اطول ما کانت ذری واسبغہ ضروعا وامدہ خواصر
ثم یاتی القوم فیدعوھم فیردون علیہ قولہ فینصرف عنہم فیصبحون ممحلین لیس
بایدیہم شیء من اموالہم ویمر بالخربۃ فیقول لہا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزھا کیعاسیب
النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض
ثم یدعوہ فیقبل ویتہلل وجہہ ویضحک فبینما ھو کذلک اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم
فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مہرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین
اذا طأطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح
نفسہ الا مات ونفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ
ثم یاتی عیسی صلی اللہ علیہ وسلم قوم قد عصمہم اللہ منہ فیمسح عن وجوہہم ویحدثہم.

بدرجاتهم فى الجنة فبينما هو كذلك اذ اوحى الله الى عيسى عليه الصلوة والسلام انى قد اخرجت عبادًا لى لا يدان لاحد بقتالهم فحرز عبادى الى الطور ويبعث الله ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر اٰخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرة ماء ويحصر نبى الله عيسى عليه الصلوة والسلام واصحابه حتى يكون راس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبى الله عيسى عليه الصلوة والسلام واصحابه فيرسل الله عليهم النغف فى رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبى الله عيسى واصحابه الى الارض فلا يجدون فى الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبى الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتى ثمرتك وردى بركتك فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك فى الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفى الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفى القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفى الفخذ من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا طيبا فتاخذهم تحت اٰباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة۔

یعنے ایک دن صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا حال ذکر کیا پھر اس مین اتارا اور چڑھایا یہان تک ہم گمان کرنے لگے کہ وہ خرمے کے درختون کے کسی بن مین ہے پھر ہم جب دوپہر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو ہمارے مین اسکو پایا یعنے اسکا احوال سننے سے ہم پر جو خوف و دہشت ہوئی تھی اسکو سمجھ کے فرمایا تمھارا کیا حال ہے ہم کہے یا رسول اللہ آپنے صبح کو دجال کا ذکر فرمایا سو اسمین اتارا اور چڑھایا یہان تک کہ وہ ہم گمان کرنے لگے کہ وہ کسی بن مین ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے اوپر دجال کے سوا اور چیز کا خوف مجھکو زیادہ ہے اگر دجال نکلے اور مین تمھارے بیچ ہون تو اسکا حجت

تم ہنین یعنے دلیل کہنے والا اور اسکو جہٹلانے والا مین ہون تم اسکو جہٹلانے کی احتیاج نہین اگر وہ نکلے اور مین تمہارے بیچ نہ رہون تو ہر شخص اپنے نفس کا آپ حجیج ہے تم پر اور ہر مسلمان پر اللہ تعالی میرا خلیفہ ہے یعنے تمہارا نگہبان اللہ ہے مقرر دجال جوان ہے اسکے بال بہت اکڑے ہوئے ہین اسکی آنکہہ طافیہ ہے یعنے نکل آئی ہے اسکو مین عبد العزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہون یعنے دجال عبد العزی سے مشابہ ہے تمہارے بیچ جو کوئی اسکو پائیگا تو سورہ کہف کے شروع کی آیتین پڑہے وہ شام وعراق کے درمیان مین کی راہ سے نکلیگا سو داہنے طرف اور بائین طرف فساد کریگا اے اللہ کے بندے تم ثابت رہو ہم کہے یارسول اللہ وہ دجال زمین بیچ کتنے دن رہیگا حضرت نے فرمایا چالیس دن اسکا ایکدن ایک برس کے مانند ہے اور ایکدن ایک مہینے کے مانند اور ایکدن ایک جمعہ کے مانند یعنے ایک ہفتے کے ہے اور باقی کے دن تمہارے دنون کے مانند ہین ہم کہے یارسول اللہ وہ دن جو ایک برس کے اتنا ہوگا ہمین ایک دن کی نماز پڑہنا ہمکو کفایت کریگا یا نہ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفایت نہ کریگا اندازہ کرو نماز کیواسطے ایکدن کا اندازہ - ہم کہے یارسول اللہ اسکی جلدی زمین بیچ کیسی ہے حضرت نے فرمایا غیث کے مانند ہے یعنے مینہہ کے مانند یا ابر کے مانند ہے کہ جسکے پیچہے ہوا ہے سو ایک قوم پاس آئیگا اور انکو اپنی طرف دعوت کریگا پہر وے اسپر ایمان لائینگے اور اسکی دعوت قبول کرینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو مینہہ برسیگا اور زمین کو حکم کرے گا سو اگیگی پہر ان قوم کے جانور جو صبحکو چرنے گئے تہے سو شام کو آئینگے سو انکے کوہان بہت بلند رہینگے یعنے انکے مواشی نہایت فربہ رہینگے اور انکے کاس بہت بہرے ہوئے رہینگے انکے پہٹے بہت ہی دراز رہینگے پہر دجال دوسری قوم کے پاس آکے انکو دعوت کریگا وے اسکی دعوت کو رد کرینگے تو انکے پاس سے چلا جائیگا صبح کو دیکہو تو یہ لوگ قحط زدہ ہونگے انکے ہاتہہ مین انکا کچہہ مال باقی نہ رہیگا دجال ویرانے پر گزریگا اور اسکو کہیگا تیرے خزانہ کو نکال تو اسی ویرانے کے خزانے اسکے پیچہے چلینگے جیسے شہد کی کہیون کی ٹکڑی ہے

بعد دجال ایک شخص کو جو بھری جوانی مین ہو بلائیگا اور اسکو تلوار سے مارکے دو ٹکڑے کرکے
تیر کے نشانے کے مقدار فاصلے سے ڈالیگا پھر اس جوان کو پکاریگا تو زندہ ہو کے آئیگا
اسکا منہہ چمکتا ہوا اور وہ ہنستا ہوا دجال اسی ہی مین تھا کہ یکایک اللہ تعالی مسیح ابن مریم
کو بھیجیگا سو سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب مین ہے اترینگے دو مہرودے
پہنے ہوے اور اپنے ہاتون کے نیچے دو فرشتون کے بازوون پر دھرے ہوے اپنے
سر کو جھکاوے تو سر سے پسینا ٹپکیگا اور جب سر کو اٹھاوے تو عرق کے قطرے موتی کے
دانون کے مانند سر پر سے اترینگے پس ممکن نہین کسی کافر کو کہ انکی سانس کی بھاپ لگے مگر
یہہ کہ مرجائیگا انکی نگاہ جہانتک جاتی ہے انکا دم اتنی دور جائیگا پھر عیسی علیہ السلام دجال کو
طلب کرینگے یہان تک لد کے دروازہ پاس اسکو پاکے اسکو قتل کرینگے بعد عیسی علیہ السلام
کے پاس ایک قوم آئیگی کہ جنکو اللہ تعالی نے دجال سے نگاہ رکھا تھا سو انکے منہہ پونچھینگے اور
انکو انکے مرتبون سے جو بہشت مین ہین خبر دینگے ایسے مین اللہ تعالی عیسی کی طرف وحی بھیجیگا
کہ مقرر مین اپنے کئی بندون کو نکالا ہون کہ کسی کو ان سے جنگ کرنیکی طاقت نہین میرے
بندون کو یعنے مومنون کو محافظت کرنے کے لیئے کوہ طور پر چڑہا پھر اللہ تعالی یاجوج ماجوج کو
نکالیگا پھر وے ہر بلند و سخت زمین سے شتاب آوینگے اور انہین میں روان طبریہ کے
بحیرے پر یعنے تالاب پر گذرینگے سو اسکا پانی سب پیوینگے انہین کے پیچھے آنیوالے
اس پر جب گذرینگے کہینگے اس بحیرے مین کسی وقت پانی تھا۔ نبی اللہ عیسی علیہ السلام او
انکو اصحاب محصور رہینگے یہان تک کہ آج تم مین سے کسی ایک کے پاس سو دینار ہونیسے
انہین سے کسی ایک کے پاس بیل کا سر ہونا بہتر ہوگا پھر عیسی علیہ السلام اور انکو اصحاب
اللہ کے پاس یاجوج ماجوج ہلاک ہونیکے لیئے دعا کرینگے تب اللہ تعالی انکی گردنون میں
نغف یعنے کیڑون کو بھیجیگا سو سب یکبارگی مرجاوینگے بعد نبی اللہ عیسی اور انکو اصحاب زمین
پر اترینگے ... بالشت بھر کوئی جگہہ نہ پاوینگے مگر انکی چربی اور بدبو سے بھری جاویگی

پھر نبی اللہ عیسی اور انکے اصحاب اللہ کے پاس التجا کرینگے تب اللہ تعالی بختی اونٹون کی گردنون کی مانند پرندون کو بھیجیگا سو انکے لاشون کو اٹھا کے اللہ تعالی جہان چاہیگا وہان پھینکینگے پھر اللہ تعالی مینہہ برسائیگا کہ جس مینہہ کو مٹی کے گھر اور بالون کے گھر مانع نہ ہونگے اور ساری زمین کو ایسا دہو ڈالیگا کہ آئینے کے مانند مصفا ہو گی پھر زمین کو کہا جائیگا تیرے پھلون کو اگا اور اپنی برکت کو پھیر دے تب ایک انار ایک عصابہ یعنے ایک جماعت کہائیگی اور اسکے چھلکون سے سایہ بناوینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہانتک کہ اونٹ کے ایک لقحی کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کریگا اور گائی کے ایک لقحی کا دودھ ایک قبیلے کے لوگون کو کافی ہوگا اور بکری کے ایک لقحی کا دودھ لوگون کی ایک فخذ کو کفایت کریگا لوگ اس ہی حال مین رہینگے کہ اللہ تعالی ایک ہوا خوشبو بھیجیگا جب انکے بغلون کے نیچے لگیگی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کریگی اور بد لوگ باقی رہینگے گدہے جیسے مختلط ہوتے ہین ویسی اختلاط کرینگے انہین پر قیامت قایم ہوگی - اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ بھی روایت کرتے ہین -

**اور مسلم** نے اپنی صحیح مین حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسی بن مریم ویاجوج وماجوج الحدیث یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم پاس تشریف لائے اور ہم کچھہ تذکرہ کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا تم کیا تذکرہ کرتے ہو صحابہ عرض کئے ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے فرمایا قیامت نہو گی یہان تک کہ تم اسکے آگے دس نشانیان دیکھین پھر بیان فرمایا دخان اور دجال اور دابہ اور طلوع آفتاب کا اسکے مغرب سے اور نزول عیسی بن مریم کا اور یاجوج اور ماجوج الحدیث -

**ابن ماجہ** نے اپنی سنن مین ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اکثر خطبتہ حدیثا حدثناہ عن الدجال

وحذرناه فكان من قوله ان قال انه لم تكن فتنة فى الارض منذ ذرء الله ذرية آدم
صلى الله عليه وسلم اعظم من فتنة الدجال وان الله عز وجل لم يبعث نبيا الا حذر امته
الدجال وانا اخر الانبياء وانتم اخر الامم وهو خارج فيكم لا محالة وان يخرج وانا بين
ظهرانيكم فانا حجيج لكل مسلم وان يخرج من بعدى فكل امرء حجيج نفسه والله خليفتى
على كل مسلم وانه يخرج من خلة بين الشام والعراق فيعيث يمينا ويعيث شمالا عباد الله
ايها الناس فاثبتوا فانى ساصفه لكم صفة لم يصفها اياه نبى قبلى انه يبدأ فيقول انا نبى
ولا نبى بعدى ثم يثنى فيقول انا ربكم ولا ترون ربكم حتى تموتوا وانه اعور وان ربكم ليس باعور
وانه مكتوب بين عينيه كافر يقرؤه كل مؤمن كاتب وغير كاتب وان من فتنته ان معه
جنة ونارا فناره جنة وجنته نار فمن ابتلى بناره فليستغث بالله وليقرأ فواتح الكهف
فتكون عليه بردا وسلاما كما كانت النار على ابرهيم عليه السلام وان من فتنته ان يقول
لاعرابى ارايت ان بعثت لك اباك وامك اتشهد انى ربك فيقول نعم فيتمثل له شيطانان
فى صورة ابيه وامه فيقولان يا بنى اتبعه فانه ربك وان من فتنته ان يسلط على نفس واحدة
فيقتلها وينشرها بالمنشار حتى يلقى شقتين ثم يقول انظروا الى عبدى هذا فانى ابعثه
الآن ثم يزعم ان له ربا غيرى فيبعثه الله فيقول له الخبيث من ربك فيقول ربى الله
وانت عدو الله انت الدجال والله ما كنت بعد اشد بصيرة بك منى اليوم وان
من فتنته ان يامر السماء ان تمطر فتمطر ويامر الارض ان تنبت فتنبت وان من فتنته ان يمر بالحى
فيكذبونه فلا تبقى لهم سائمة الا هلكت وان من فتنته ان يمر بالحى فيصدقونه فيامر السماء ان تمطر
فتمطر ويامر الارض ان تنبت فتنبت حتى تروح مواشيهم من يومهم ذلك اسمن ما كانت
واعظمه وامده خواصر وادره ضروعا وانه لا يبقى شئ من الارض الا وطئه وظهر عليه الا مكة
والمدينة فانه لا ياتيهما من نقب من نقابهما الا لقيته الملائكة بالسيوف صلتة حتى ينزل
عند الظريب الاحمر عند منقطع السبخة فترجف المدينة باهلها ثلاث رجفات

فلا يبقى منافق ولا منافقة الا خرج اليه فتنفي الخبث منها كما ينفي الكير خبث الحديد
ويدعى ذلك اليوم يوم الخلاص فقالت ام شريك بنت ابي العكر يا رسول الله فاين العرب
يومئذ قال هم يومئذ قليل وجلهم ببيت المقدس امامهم رجل صالح فبينما امامهم قد تقدم
يصلي بهم الصبح اذ نزل عليهم عيسى بن مريم عليه السلام للصبح فرجع ذلك الامام ينكص
يمشي القهقرى ليتقدم عيسى عليه السلام يصلي بالناس فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له
تقدم فصل فانها لك اقيمت فيصلي بهم امامهم فاذا انصرف قال عيسى عليه السلام افتحوا
الباب فيفتح ووراءه الدجال معه سبعون الف يهودي كلهم ذو سيف محلى وساج
فاذا نظر اليه الدجال ذاب كما يذوب الملح في الماء وينطلق هاربا فيقول عيسى عليه السلام
ان لي فيك ضربة لن تسبقني بها فيدركه عند باب اللد الشرقي فيقتله فيهزم الله اليهود
ولا يبقى شيء مما خلق الله عز وجل يتوارى به يهودي الا انطق الله ذلك الشيء لا حجر ولا شجر
ولا حائط ولا دابة الا الغرقدة فانها من شجرهم لا تنطق الا قال يا عبد الله المسلم
هذا يهودي فتعال اقتله الحديث یعنے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو اُس میں
اکثر باتیں دجال کے فرمایا اور ہمکو اس سے ڈرایا ازجملہ سخنان یہہ فرمایا کہ اللہ تعالی آدم کی اولاد
کو جب سے پیدا کیا ہے تب سے دجال کے فتنہ سے کوئی فتنہ بڑا زمین پر نہیں ہوا اور اللہ تعالی کسی
نبی کو نہیں بھیجا مگر اس نبی نے دجال سے ڈرایا میں نبیوں کا آخر ہوں اور تم اخیر امت ہو دجال
ناگزیر تمہارے میں ہی نکلیگا پھر اگر وہ نکلے اور میں تمہارے میں موجود رہوں تو میں ہر مسلمان
کیطرف حجیج ہوں یعنی دلیل گو ہوں اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی دلیل آپ ہی کہیگا اور اللہ تعالی
ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہوگا اور وہ دجال ایک خلہ سے یعنے راہ سے جو شام و عراق کے درمیان ہے
نکلیگا پھر داہنے اور بائیں طرف فساد کرتا پھریگا اے اللہ کے بندو تم ثابت قدم رہو دجال کی
صفت میں تمکو ایسی بیان کرتا ہوں کہ کسی نبی نے میرے آگے اسکو بیان نہیں کیا۔ پہلا یہ ہے کہ
دجال کہیگا میں نبی ہوں حالانکہ میرے پیچھے کوئی نبی نہیں [illegible]

تم اپنے پروردگار کو تم مرنے تک نہین دیکھینگے اور وہ دجال کانا ہی اور تمہارا پروردگار
کانا نہین اور اسکے دونون آنکہون کے درمیان کافر لکہا ہوا ہی جو مومن ہی اسکو پڑہیگا خواہ
لکہنا پڑہنا جانے یا نجانے - اسکے فتنون سے یہہ بہی ہی کہ اسکے ساتہہ بہشت اور دوزخ رہینگے
اسکی دوزخ بہشت ہی اور بہشت ہی سو دوزخ ہی اسکی دوزخ کی بلا مین کوئی تمہارے مین کا پڑا تو
اللہ تعالی سے مدد مانگے اور سورہ کہف کے شروع کی آیتین پڑہے تو وہ دوزخ اسپر ٹہنڈک
اور سلامتی ہو جائیگی جیسے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر ہوئی تہی - اسکے فتنون سے یہہ بہی ہی
کہ اعرابی کو بولیگا تیرے ماں باپ کو اگر مین زندہ کرون تو آیا مین تیرا رب ہون کرکے اقرار
کریگا وہ بولیگا بہتر پہر دو شیطان اسکی ماں اور باپ کی صورتون سے آئینگے اور کہینگے
بیٹا تو اسکا تابعدار ہو کیونکہ وہ تیرا رب ہی - اسکے فتنون سے یہہ بہی ہی کہ ایک شخص پر مسلط
ہوکے اسکو آرے سے کاٹ کے دو ٹکڑے کریگا بعد لوگون کو کہیگا دیکہو میرے اس بندے کو
اب مین جلاتا ہون وہ زندہ ہوکے بولیگا میرا رب تو نہین دوسرا کوئی ہی پہر اسکو زندہ کرکے
وہ خبیث کہیگا تیرا رب کون ہی وہ شخص بولیگا میرا رب اللہ ہی اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے
تیرے حال سے واللہ مجہکو آگے سے زیادہ اب یقین حاصل ہوا اسکے فتنون سے یہہ بہی
کہ آسمان کو حکم کیا تو مینہہ برسائیگا زمین کو حکم کیا تو اُگائیگی اسکے فتنون سے یہہ بہی ہی کہ کسی
قبیلے پر گذرا اور وے لوگ اسکی تکذیب کرینگے تو انکے چار پائے جتنے ہین اُتنے سب مرجائینگے اسکے
فتنون سے یہہ بہی ہی کہ کسی قبیلے پر گذرا اور وہ لوگ اسپر ایمان لائے تو مینہہ کو حکم کریگا کہ انپہ
برسے تو مینہہ برسیگا زمین کو حکم کریگا اُگا وے تو اُگائیگی پہر اسی دن انکے جانور نہایت
فربہ اور پیٹ بہرے اور کاس دودہ سے بہرے ہوئے ہوجائینگے اور تہوڑی سی زمین خالی نرہیگی
جو اسکے پامال نہو مگر مکے اور مدینے مین نہ آسکیگا انکے ساہون پر فرشتے تلوار لئے ہوئے تکتے رہینگے اسکو
دفع کرینگے پہر سرخ پہاڑ پاس جہان چوڑی زمین منقطع ہوتی ہی آکے اتریگا مدینے کو تین بار
زلزلہ ہوگا پہر کوئی منافق مرد یا عورت مدینے مین باقی نہ رہیگا مگر نکل کے دجال کے پاس چلا جائیگا

سلو مدینہ اپنی اندر کی نجاست کو نکالدیگا جیسا کہ بھٹی مس یا بھتا لوہے کے گوہ کو نکالتا ہے
اس دن کا نام یوم الخلاص ہے ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ
اُس دن عرب کہاں رہینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وے تھوڑے رہینگے اور اکثر
اُنکے بیت المقدس مین رہینگے انکا امام ایک صالح مرد ہوگا سو ایک دن امام صبح کی نماز
کیواسطے آگے بڑھا کہ اسمین عیسی بن مریم اترینگے وہ امام پچھلے پاؤن ہٹتا ہوا آئیگا تا عیسے
امامت کرے عیسی اسکے دونون شانون مین اپنا ہاتھہ رکھکے کہینگے اقامت تمہارے
واسطے کہی گئی تم ہی امام ہو کے نماز پڑہو۔ پھر وہی صالح مرد امام ہوکے نماز پڑہیگا
نماز سے جب فراغت پاوے تو عیسی کہینگے دروازہ کہولو پھر دروازہ کہولے تو اسکے
روبرو دجال رہیگا اسکے ساتھہ ستر ہزار یہود رہینگے انکے پاس تلوارین آراستہ سونے کا
کام کئے ہوئے رہینگی اور انپر سبز طیلسان رہینگے دجال عیسی کو دیکھتے ہی گھلجائیگا جیسا
نمک پانی مین گھلتا ہے پھر وہان سے بھاگیگا عیسی کہینگے میرے پاس تیرے واسطے
ایک مار ہے تو اس سے نہ بچیگا پھر اسکا پیچھا کرکے لُد کے دروازے کے پاس
جو شرقی جہت مین ہے قتل کرینگے اللہ تعالی اسکے ساتھہ یہودیون کو شکست دیگا اللہ تعالے
جس چیز کو پیدا کیا ہے اسکے پاس یہود جاکے پوشیدہ ہونا چاہینگے پتھر ہو یا درخت جانور
یا دیوار اللہ تعالی اس مخلوق کو زبان دیگا وہ پکار اٹھیگا ای اللہ کے مسلمان بندے
یہہ یہود وی ہے تو آکے اسکو قتل کر مگر غرقد نہ بولیگا کیا واسطے وہ یہود کا جہاڑ ہے
الحدیث ابن ماجہ نے اس حدیث کی آخر مین لکھا ہے سمعت ابا الحسن الطنافسی
یقول سمعت عبدالرحمن المحاربی یقول ینبغی ان یدفع ھذا الحدیث الی المؤدب
حتی یعلمہ الصبیان فی الکتّاب یعنی مین نے ابو الحسن طنافسی کو سنا وہ کہا مین نے
عبدالرحمن المحاربی کو سنا کہتا تھا سزاوار ہے کہ اس حدیث کو مودب کو دینا تا کہ مکتبخانہ
مین بچون کو سکھلادے اور ابو داود نے اپنی سنن کے باب ذکر خروج الدجال

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس بینی
وبینہ یعنی عیسی علیہ السلام نبی وانہ نازل فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی
الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کان راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی
الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویہلک اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا
الاسلام ویہلک المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی فیصلی علیہ
المسلمون یعنے میرے اور عیسی کے درمیان کوئی نبی نہیں اور مقرر انہوں اترینگے تم انہوکو
دیکھے تو پہچانو کہ انہون میانہ قد ہین سرخ وسفید انپر ممصر دو کپڑے رہینگے یعنی تھوڑی
زردی ملی ہوئی گویا انکے سر کے بالون سے پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے
اور لڑائی کرینگے لوگون سے اسلام لانے پر پھر صلیب کو توڑینگے اور خنزیر کو مارڈالینگے
اور جزیہ کو اٹھادینگے اور انکے زمانے مین سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتون کو اللہ تعالے
نابود کریگا اور مسیح دجال کو ہلاک کریگا پھر عیسی چالیس برس زمین پر ٹھہرے رہینگے
بعد مرینگے پھر مسلمان انپر نماز پڑھینگے۔ امام احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الانبیاء اخوۃ العلات امہاتہم شتی
ودینہم واحد وانی اولی الناس بعیسی بن مریم لانہ لم یکن نبی بینی وبینہ وانہ نازل
فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض علیہ ثوبان ممصران کان راسہ
یقطر وان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویدعو الناس
الی الاسلام ویہلک اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام ویہلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال
ثم تقع الامانۃ علی الارض حتی ترتع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم
ویلعب الصبیان بالحیات لا تضرہم فیمکث اربعین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون
یعنے انبیا سوتیلے بھائی ہین انکے مائین علاحدہ ہین اور دین انکا ایک ہی ہے اور لوگون
مین عیسی بن مریم کے ساتھ اولی ہون یعنے احق اور نزدیکتر ہون کیا واسطے میرے اور

ان کے درمیان کوئی نبی نہین ہے اور مقرر اہون اترینگے تم انہون کو دیکھو تو پہچان لو کہ انہون
میانہ قد ہین سرخ و سفید ان پر ممصر دو کپڑے رہینگے گویا ان کے سر کے بالون سے
پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی ترادت نہ پہنچی پھر صلیب کو توڑینگے اور خنزیر کو مار ہی ڈالینگے
اور جزیہ کو اٹھا دینگے اور لوگون کو اسلام کیطرف بلاوینگے انکے زمانے مین سوائے اسلام کے
دوسرے سب ملتون کو اللہ تعالی نابود کریگا اور اللہ تعالی مسیح الدجال کو انکے زمانے مین
ہلاک کریگا پھر زمین پر امن ہو جائیگا باگ اونٹ کے ساتھ اور چیتا گائی کے ساتھ اور بھیڑیا
بکری کے ساتھ ملکے چرینگے اور آدمی کے بچے سانپون کے ساتھ ملکے کھیلینگے تو سانپ انکو
ایذا نہ دینگے سو عیسی چالیس برس ٹھہرے رہینگے بعد مرینگے مسلمان انپر نماز پڑھینگے
اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک مین روایت کی اسکا لفظ یہہ ہے ان روح اللہ عیسے
نازل فیکم فاذا رایتموہ فاعرفوہ الحدیث ۔ امام احمد اور ابن ابی شیبہ
اور سعید بن منصور اور بیہقی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لقیت لیلۃ اسری بی ابرھیم وموسی وعیسی علیہم السلام
فتذاکروا امر الساعۃ فردوا امرھم الی ابرھیم فقال لا علم لی بہا فردوا امرھم الی موسی
فقال لا علم لی بہا فردوا امرھم الی عیسی فقال اما وجبتہا فلا یعلم بہا احد الا اللہ
وفیما عھد الی ربی عزوجل ان الدجال خارج ومعی قضیبان فاذا رانی ذاب
کما یذوب الرصاص فیھلکہ اللہ اذا رانی حتی ان الحجر والشجر یقول یا مسلم ان تحتی
کافرا فتعال فاقتلہ فیھلکھم اللہ الحدیث یعنے ملاقات کیا مین نے شب معراج
مین ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام سے پھر قیام قیامت کا مذاکرہ کئے کہ کب ہوگی
سب اس سوال کو ابراہیم پر پیش کئے تو ابراہیم کہے مجکو اسکا علم نہین پھر موسی پر پیش کئے تو
موسی کہے مجکو اسکا علم نہین پھر عیسی پر پیش کئے تو کہے کہ قیامت کا عین وقت وقوع سوائے
اللہ کے کوئی نہین جانتا لیکن میرا رب عزوجل مجھہ سے عہد کیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے۔

اور میرے ہاتھ میں دو چھری رہینگی پس جب دجال مجھکو دیکھیگا تو پگھلیگا جیسا سیسا پگھلتا
ہے پھر اللہ تعالی دجال کو ہلاک کریگا جب مجھکو دیکھیگا یہانتک کہ پتھر اور جھاڑ کہینگے ای
مسلمان مقرر میرے نیچے کافر ہے تو آکے اسکو قتل کر پھر اللہ تعالی ان سب کو ہلاک کریگا
الحدیث اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں بھی روایت کی ہے اسمین ہے فذکر
خروج الدجال قال فانزل فاقتله یعنے عیسی علیہ السلام نے دجال نکلنے کو ذکر کرکے
فرمایا کہ آپ اترکے اسکو قتل کرونگا اور اس حدیث کو حاکم بھی اپنی مستدرک میں روایت
کی ہے اسمین ہے فذکر من خروج الدجال فاهبط فاقتله یعنی عیسے علیہ السلام نے دجال
کے نکلنے کو ذکر کرکے فرمایا کہ میں اترکے اسکو قتل کرونگا حاکم کہا اسکی اسناد صحیح ہے
اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال کو قتل کرنے وہی عیسی علیہ السلام آئینگے
جن پر انجیل نازل ہوی اور اب آسمان پر موجود ہیں ۔

اور سعید بن منصور اور نسائی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کی لما اراد الله ان یرفع عیسی الی السما خرج الی اصحابه وفی البیت اثنا عشر
رجلا من الحواریین فخرج علیهم من عین فی البیت وراسه یقطر ماء فقال ان منکم
من یکفر بی اثنی عشر مرة بعد ان امن بی ثم قال ایکم یلقی علیه شبهی فیقتل مکانی فیکون معی
فی درجتی فقام شاب من احدثهم سنا فقال له اجلس ثم اعاد علیهم ثم قام الشاب فقال
انا فقال اجلس ثم اعاد علیهم فقام الشاب فقال انا فقال انت ذاك فالقی علیه شبه عیسی و
رفع عیسی من روزنة فی البیت الی السماء الحدیث یعنی اللہ تعالی جب عیسی علیہ السلام
کو آسمان پر اٹھالیجانیکا ارادہ کیا تو عیسی نے اپنے اصحاب کے پاس آیا اور اس گھر میں عیسی کے
بارہ حواری تھے اس گھر میں ایک چشمہ تھا عیسی اس میں سے نکل آئے انکے سر کے بالوں سے
پانی کے قطرے ٹپکتے تھے سو عیسی علیہ السلام نے انکو فرمایا تمہارے میں کا ایک شخص میرے پر ایمان
لایا سو بارہ دفعہ میرے سے کفر کریگا بعد فرمایا تمہارے میں کون شخص چاہتا ہے کہ میری شبیہ

اور میرے عوض مارا جاوے اور میرے ساتھ میرے درجہ مین رہے انمین سے
ایک کم عمر جوان تھا کھڑا رہا اور بولا مین ہوتا ہون عیسیٰ نے اسکو کہا بیٹھ اور اس کو دوبارہ فرمایا
وہی جوان اٹھ کے کہا مین حاضر ہون عیسیٰ نے اسکو فرمایا بیٹھ اور پھر اس کلام کا اعادہ کیا
پھر وہی جوان کھڑے ہوکے کہا مین ہون عیسیٰ نے فرمایا وہ تو ہی ہے پھر وہ شخص عیسیٰ کا
ہمشکل بنگیا عیسیٰ علیہ السلام گھر کے ایک جھروکے مین سے نکل کے آسمان پر چلے گئے الحدیث
**اور نسائی** نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ان رھطا من الیہود سبوہ وامہ
فدعا علیہم فمسخہم اللہ قردۃ وخنازیر فاجتمعت الیہود علی قتلہ فاخبرہ اللہ تعالی بانہ
یرفعہ الی السماء ویطہرہ من صحبۃ الیہود فقال لاصحابہ ایکم یرضی ان یلقی اللہ شبہی فیقتل
ویصلب ویدخل الجنۃ فقال رجل منہم انا فالقی اللہ علیہ شبہہ فقتل وصلب الحدیث
یعنی ایک جماعت یہود کی عیسیٰ علیہ السلام اور انکی مان کو گالیان دی تب عیسیٰ علیہ السلام
انپر بددعا کی سو اللہ تعالی اس جماعت کو مسخ کرکے بندر اور خنازیر بنا دیا پھر یہود عیسیٰ علیہ السلام
کے قتل پر جمع پڑے سو اللہ تعالی عیسیٰ علیہ السلام کو خبر دیا کہ انکو آسمان پر لیجاتا ہون اور یہود
کی صحبت سے پاک کرتا ہون پھر عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو کہے تمہارے مین کون شخص
راضی ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اسکو میرا شبیہ کرے سو قتل کیا جاوے اور سولی دیا جاوے اور
جنت مین داخل ہووے پھر انمین سے ایک شخص کہا مین راضی ہون تب اللہ تعالی اسکو عیسیٰ کا
شبیہ کیا پھر وہ قتل کیے گیا اور سولی دیے گیا الحدیث ۔
**ابن ابی حاتم** نے حسن سے روایت کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للیہود ان عیسیٰ
لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیمۃ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہود کو فرمایا مقرر عیسیٰ نہین مرا اور انہون روز قیامت کے آگے تمہاری طرف لوٹنے والے ہین ۔
**ابن جریر** اور ابن ابی حاتم نے ربیع سے روایت کی قال ان النصاری اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فخاصموہ فی عیسی بن مریم وقالوا لہ من ابوہ وقالوا علی اللہ الکذب والبہتان فقال لہم

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الستم تعلمون انہ لا یکون ولدا الا وھو یشبہ اباہ قالوا بلی قال الستم
تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسیٰ یاتی علیہ الفنا الحدیث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے نزدیک نصاریٰ کی ایک جماعت آئی سو عیسیٰ بن مریم میں جھگڑنے لگی اور کہی انکا باپ کون ہے
اور اللہ تعالیٰ پر کذب وبہتان کہنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لڑکا نہیں
پیدا ہوتا مگر وہ اپنے باپ سے شبیہ رہتا سو تم جانتے ہو یا نہیں کہے ہاں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہمارا رب زندہ ہے نہ مریگا اور عیسیٰ پر فنا آویگی سو تم جانتے ہو یا نہیں الحدیث دیکھو
اس حدیث میں عیسیٰ پر موت آویگی کرکے فرمایا اور عیسیٰ فنا ہو گئے کرکے نہیں فرمایا۔
روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کنا فی المسجد نتذاکر فضل الانبیاء علیہم السلام
فذکرنا نوحا علیہ السلام بطول عبادتہ وابراہیم علیہ السلام بخلتہ وموسیٰ علیہ السلام
بتکلیم اللہ تعالیٰ ایاہ وعیسیٰ علیہ السلام برفعہ الی السماء وقلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
افضل منھم بعث الی الناس کافۃ وغفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر وھو خاتم الانبیاء
علیہم السلام فدخل علینا فقال فیم انتم فذکرنا لہ آہ یعنی بیشک ہم صحابہ میں انبیا علیہم السلام
کے فضل کو بیان کر رہے تھے سو نوح علیہ السلام کا ذکر کیے انکی طول عبادت سے اور ابراہیم
علیہ السلام کا انکی خلت سے اور موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ ان سے بات کرنے میں اور
عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ ان کو آسمان پر لیجانے میں اور ہم کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سب انبیا سے افضل ہیں کہ آپ کافۃ ناس یعنی سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور
آپ کے اگلے پچھلے گناہ مغفرت کیے گئے اور آپ خاتم الانبیا ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے نزدیک تشریف لائے سو فرمایا تم کیا ذکر کرتے تھے سو ہم عرض کیے الحدیث۔
بزار اور طبرانی نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ینزل عیسیٰ بن مریم مصدقا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ملتہ فیقتل الدجال ثم
انما ھو قیام الساعۃ یعنی اترینگے عیسیٰ بن مریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے

اور انہین کی ملت پر پھر قتل کرینگے دجال کو اسکے بعد کچھ نہین رہیگا کہ قیامت قایم ہوگی۔
اور طبرانی معجم کبیر مین اور بیہقی شعب الایمان مین عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یلبث الدجال فیکم ما شاء اللہ ثم
ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ملتہ اماما مهدیا وحکما
عدلا فیقتل الدجال یعنے تمھارے بیچ دجال جبتک خدا چاہے ٹھہرا رہیگا اسکے بعد عیسی بن
مریم اترینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوے اور انہین کی ملت پر امام ہدایت
پایا ہوا اور حاکم عادل۔ پھر دجال کو قتل کرینگے۔ حافظ السیوطی نے کہا کہ اسکی سند جید ہو
اور ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
الا ان ابن مریم لیس بینی وبینہ نبی ولا رسول الا انہ خلیفتی فی امتی من بعدی
یعنے سنیو مقرر ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول ہے سنیو
میرے بعد میری امت پر مقرر وہ میرا خلیفہ ہے۔ اور ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیھبطن اللہ عیسی بن مریم حکما
عدلا واماما مقسطا فلیسلکن فج الروحاء حاجا او معتمرا ولیقفن علی قبری
لیسلمن علی ولارد ن علیہ یعنے البتہ اتاریگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو حاکم عادل اور امام
منصف کرکے پھر حج یا عمرہ کرتے ہوے روحاء کی راہ مین چلینگے اور البتہ میری قبر کے
پاس کھڑے رہکر مجھکو سلام کرینگے اور البتہ مین انکے سلام کا جواب دونگا۔ اور ابوداود
طیالسی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یمکث عیسی علیہ الصلوۃ والسلام فی الارض بعد ما ینزل اربعین سنۃ ثم یموت
ویصلی علیہ المسلمون ویدفنونہ یعنے عیسی علیہ الصلوۃ والسلام اترے بعد زمین پر
چالیس سال رہینگے اسکے بعد مرینگے اور مسلمان انپر نماز پڑھینگے اور دفن کرینگے۔
حکیم ابو عبد اللہ الترمذی نے نوادر الاصول مین عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والذی بعثنی بالحق لیجدن ابن مریم فی امتی
خلفا من حواریہ یعنے قسم ہے اسکی جسنے مجکو حق کے ساتھہ بھیجا ہے البتہ ابن مریم میری امت میں
اپنے حواری کا بدل پاویگا یعنے عیسی علیہ السلام کو آسمان پر جانیکے قبل حواریان تھی سو انکے عوض
میری امت کے چند لوگ جو حواری کے مثل ہونگے عیسی علیہ السلام کے نزدیک رہینگے اور روایت
کی ہے ابو یعلی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیدرکن
رجال من امتی عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام ولیشہدن قتال الدجال
یعنے البتہ پاوینگے میری امت سے چند لوگ عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کو اور البتہ
حاضر ہونگے دجال کے قتال میں۔

حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من ادرک
منکم عیسی بن مریم فلیقرئہ منی السلام یعنے جو شخص تمہارے سے عیسی بن مریم کو پاویگا
تو چاہیے اسکو میرا سلام کہے۔ حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔ یاد رکھیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی امت کو عیسی علیہ السلام کو سلام پہونچانیکے باب مین وصیت فرمائی ہے پھر جو شخص عیسی علیہ السلام کو
پاویگا تو اسکو ضرور ہے کہ سلام پہونچاوے اور یہہ خیال رکھنا کہ کوئی زندیق آپ عیسی بن مریم
ہونے کیے دعوی کیا تو اسکو سلام نہین پہونچانا بلکہ وہ عیسی علیہ السلام جو آسمان سے تشریف
لاوینگے انکو پہونچانا ہے۔

ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس تشریف لائے اور مین روتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسلیے روتی
مین کہی یارسول اللہ آپنے دجال کا ذکر کیا اسلیے مین روئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ان یخرج الدجال وانا حی کفیتموہ وان یخرج بعدی فان ربکم لیس باعور وانہ یخرج
فی یہودیۃ اصبہان حتی یاتی المدینۃ فینزل ناحیتہا ولہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل
نقب منہا ملکان فیخرج الیہ شرار اہلہا حتی یاتی الشام مدینۃ بفلسطین بباب

فینزل عیسی فیقتله ویمکث عیسی فی الارض اربعین سنۃ اماما عدلا وحکما مقسطا
یعنی اگر دجال نکلا اور مین زندہ رہون تو تمکو بس ہون اگر میرے بعد نکلا تو تم پہچانو کہ مقرر
تمہارا پروردگار کانا نہین بیشک دجال اصبہان کے یہودیہ سے نکلیگا یہان تک کہ
مدینے کو آکے اسکے ایکجانب مین اتریگا اسوقت مدینے کو سات دروازے رہینگے
اسکے ہر راستے پر دو فرشتے رہینگے مدینہ مین بد لوگ جو ہین سب نکلکے دجال کے پاس
جاوینگے بعد دجال فلسطین کے علاقہ مین شام کا شہر جو ہے وہان جاکے لُد کے دروازہ پاس
اتریگا پھر عیسی بن مریم اتر کے اسکو قتل کرینگے اور عیسیٰ زمین پر چالیس برس تک امام دل
اور حکم بقسط ہو رہینگے۔
ابن عساکر نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی
اسمین مذکور ہے بینما ہم کذلك اذ سمعوا صوتا من السماء ان ابشروا فقد اتاکم الغوث
فیقولون نزل عیسی بن مریم فیستبشرون ویستبشرھم ویقولون صل یا روح اللہ
فیقول ان اللہ اکرم ھذہ الامۃ فلا ینبغی لاحد ان یؤمهم الامنهم فیصلی امیر المومنین
بالناس ویصلی عیسی خلفه الحدیث یعنی لوگ اسی حالت مین یعنی سختی و مشقت مین رہینگے
دفعۃً آسمان سے آواز سنینگے کہ ای لوگو خوش ہو جیو تمہارا فریادرس آیا سو لوگ ایک دوسرے
کہینگے عیسی بن مریم اترے ہین پھر لوگ خوش ہونگے اور عیسی علیہ السلام بھی لوگ سے خوش
ہونگے اور لوگ عیسی علیہ السلام کو کہینگے یا روح اللہ نماز پڑھیئے تو عیسی علیہ السلام فرماینگے
مقرر اللہ تعالی نے اس امت کو بزرگی دی ہے سوا انکے سوای دوسرے کسی کو انکی
امامت کرنا سزاوار نہین پھر مومنون کا امیر لوگ کے ساتھہ نماز پڑھیگا اور عیسی علیہ السلام
اسکے پیچھے نماز پڑھینگے الحدیث۔
ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی قال ینزل المسیح بن مریم
فاذا راہ الدجال ذاب کما یذوب الشحمۃ فیقتل الدجال و یفرق عنه الیھود فیقتلون

حتیٰ ان الحجر یقول یا عبد اللہ للمسلم ھذا یہودی فتعال فاقتلہ یعنے مسیح بن مریم اترینگے
پھر انکو دجال دیکھا تو پگلیگا جیسا چربی پگلتی ہے پس عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے
اور یہود متفرق ہو جاوینگے سو لوگ قتل کرینگے یہانتک کہ مسلمان کو پتھر کہیگا ای اللہ کے
بندہ یہہ یہودی ہے سو تو آکے اسکو قتل کر۔

ابو نعیم[۲۶] نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی اسمین مذکور ہے
حتی ینزل علیہم عیسیٰ بن مریم فیقاتلون معہ الدجال یعنے یہانتک کہ مومنون پر
عیسیٰ بن مریم اترینگے سو مومنین انکے ہمراہ دجال سے قتال کرینگے۔

ترمذی[۲۷] نے اپنی سنن مین مجمع بن جاریۃ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے یقتل ابن مریم الدجال بباب لد یعنے ابن مریم
لد کے دروازہ پاس دجال کو قتل کرینگے۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی وغیرہ بھی روایت
کئے ہین اور ترمذی کہا یہہ حدیث صحیح ہے اور کہا اس باب مین عمران بن حصین اور نافع
بن عتبہ اور ابو برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص
اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس
بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہین۔

ابن جریر[۲۸] نے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اول الآیات الدجال ونزول عیسیٰ الحدیث یعنے قیامت کے اول
نشانیون سے ہے دجال اور نازل ہونا عیسیٰ کا الحدیث۔

ابن ابی شیبہ[۲۹] نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لا تقوم الساعۃ حتی ینزل عیسیٰ بن مریم حکما مقسطا واماما عادلا فیکسر
الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد یعنے
قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ عیسیٰ بن مریم اترینگے حکم مقسط اور امام عادل ہو کے

پھر صلیب کو توڑینگے اور خنزیر کو قتل کرینگے اور جزیہ اٹھا دینگے اور مال بہت ہوگا کہ
کوئی اسکو قبول نہین کریگا ۔

طبرانی[۳۰] اور حاکم اور ابن مردویہ نے واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لا تقوم الساعة حتی یکون عشر آیات خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف
فی جزیرة العرب والدجال ونزول عیسی ویاجوج وماجوج الحدیث یعنے قیامت
قایم نہوگی یہانتک کہ دس نشانیان ہووین خسف مشرق مین اور خسف مغرب مین اور خسف
جزیرۂ عرب مین اور دجال اور اترنا عیسی کا اور یاجوج و ماجوج الحدیث ۔

طبرانی[۳۱] نے اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ینزل عیسی بن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق یعنے اترینگے عیسی بن مریم
سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت مین ہے ۔

طبرانی[۳۲] نے نافع بن کیسان سے وہ اپنے باپ کیسان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ینزل عیسی بن مریم عند باب دمشق الشرقی الحدیث
یعنے اترینگے عیسی بن مریم دمشق کے دروازہ کے پاس جو شرقی جہت مین ہے

ابو داؤد[۳۳] طیالسی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لم یسلط علی الدجال الا عیسی بن مریم یعنے دجال پر کوئی مسلط نہوگا مگر
عیسی بن مریم علیہ السلام ۔

اور ابو حفص[۳۴] العیاشی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ینزل عیسی علیہ الصلوة والسلام فیتزوج ویولد له یعنے عیسی علیہ السلام اترکر
پھر نکاح کرینگے اور انکو اولاد ہوگی ۔

اور طبرانی[۳۵] نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال یدفن عیسی بن مریم
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فیکون قبرا رابعا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابی بکر اور عمر کے پاس عیسی بن مریم علیہ السلام مدفون ہونگے عیسی کی قبر چوتھی قبر ہوگی -
اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ مین اور یحیی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے
اسکا لفظ یہہ ہے یدفن عیسی بن مریم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ ویکون قبرہ الرابع -
**اور ترمذی** نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال مکتوب فی التوراۃ
صفۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعیسی بن مریم یدفن معہ یعنے توریت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی صفت لکھی ہوی ہے اور عیسی بن مریم حضرت کے پاس مدفون ہونگے - ترمذی نے کہا
ابو مودود کہتا ہے کہ وہان ایک قبر کی جگہہ باقی ہے - ابن النجار نے کہا اہل سیر کہتے ہین کہ
وہان ایک قبر کی جگہہ ہے سو سعید بن المسیب سے منقول ہے کہ اسی مین عیسی بن مریم علیہ السلام مدفون ہونگے
**امام احمد** اپنی مسند مین اور حاکم مستدرک مین عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے ایک
طویل حدیث روایت کئے ہین اسمین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وینزل عیسی بن مریم علیہ السلام عند صلوۃ الفجر فیقول لہ امیرہم یا روح اللہ تقدم
صلّ فیقول ہذہ الامۃ امراء بعضہم علی بعض فیتقدم امیرہم فیصلی فاذا قضی صلوتہ
اخذ عیسی حربتہ فیذہب نحو الدجال فاذا راہ الدجال ذاب کما یذوب الرصاص
فیضع حربتہ بین ثندوتہ فیقتلہ وینہزم اصحابہ فلیس یومئذ شیء یواری منہم
احدا حتی ان الشجرۃ لتقول یا مومن ہذا کافر یعنے عیسی بن مریم علیہ السلام صبح کی نماز کیوقت
اترینگے لوگ کا امیر جو رہیگا عیسی کو کہیگا یا روح اللہ آپ بڑہیئے نماز پڑہیئے - عیسی
کہینگے یہہ امت بعض انکے بعض پر امیر ہین پہر وہ امیر مقدم ہوکے نماز پڑہیگا نماز سے
فراغت ہوتے ہی عیسی اپنا حربہ لیکے دجال کی طرف جاوینگے دجال انکو دیکھ کے پگلیگا
جیسا سیسا پگلتا ہے عیسی اپنا حربہ دجال کے ثندوے پر یعنے پستان کے گوشت پر رکھکو
دجال کو قتل کرینگے اسکے ساتھہ والے بھاگینگے انکو پناہ کیواسطے کچھہ چیز نہ ملیگی یہان تک کہ
جھاڑ بولیگا ای مومن یہہ کافر ہے یعنے یہان کافر چھپا ہے تو اسکو قتل کر -

ابونعیم[۲۸] نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ینزل عیسی بن مریم علیہ السلام فیقول امیرھم المھدی تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم
علی بعض امراء بکرامۃ اللہ ھذہ الامۃ یعنے عیسی بن مریم علیہ السلام اترینگے لوگون کا امیر
مہدی کہیگا آؤ ہمارے ساتھ نماز پڑہو عیسی علیہ السلام کہینگے ایسا نہین (یعنے مین امام
ہوکے نماز نہین ادا کرونگا) تمہارے بعض بعض پر امیر ہین اللہ تعالی سے اس امت کی بزرگی کے
اسحق بن بشر[۲۹] اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث
روایت کی ہے اسمین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فعند ذلک
ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء الحدیث یعنے پھر اسوقت یعنے جبکہ دجال مسلط
ہوگا اور مومنان بیت المقدس مین جمع ہونگے تو میرے بھائی عیسی بن مریم آسمان سے
اترینگے الحدیث اس حدیث مین تصریح ہو چکی ہے کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے اترینگے
ابوعمر الدانی[۳۰] نے اپنی سنن مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یلتفت المہدی وقد نزل عیسی بن مریم کانما یقطر من شعرہ الماء فیقول المہدی
تقدم وصل بالناس فیقول عیسی انما اقیمت الصلوۃ لک فیصلی خلف رجل من ولدی
الحدیث یعنے مہدی پلٹ کے دیکھیگا تو عیسی بن مریم اترے ہین گویا کہ انکے بالون سے
پانی ٹپکتا ہے پھر مہدی کہینگے آپ مقدم ہو اور لوگون کے ساتھ نماز پڑہو تو عیسی
کہینگے تمہارے ہی لئے نماز کی اقامت ہوی پھر میری اولاد سے ایک شخص کے پیچھے عیسی نماز پڑہینگے۔
حاکم[۳۱] نے حریث بن مخشی سے روایت کی ان علیا قتل صبیحۃ احدی وعشرین من رمضان
سمعت الحسن بن علی وھو یقول قتل لیلۃ انزل القرآن ولیلۃ اسری بعیسی ولیلۃ قبض موسی
یعنے علی رضی اللہ عنہ اکیسوین رمضان کی صبحکو شہید ہوے سو مین نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو
سنا فرماتے تھے کہ قتل کئے گئے اس شب مین جو قرآن نازل ہوا اور اس شب مین جو عیسی علیہ السلام
اسرا کئے گئے یعنے اللہ تعالی انکو لے گیا اور اس شب مین جو موسی علیہ السلام وفات پا گئے۔

**ابونعیم** نے کعب الاحبار سے روایت کی قال یحاصر الدجال المومنین ببیت المقدس فیصیبھم جوع شدید حتی یاکلوا اوتار قسیھم من الجوع فبینماھم علی ذلك اذ سمعوا صوتا فی الغلس فیقولون ان ھذا لصوت رجل شبعان فینظرون فاذا بعیسی بن مریم ویقام الصلوۃ فیرجع امام المسلمین المھدی فیقول عیسی علیہ السلام تقدم فلك اقیمت الصلوۃ فیصلی بھم تلك الصلوۃ ثم یکون عیسی اماما بعدہ یعنے دجال محاصرہ کریگا مومنوں کو بیت المقدس میں پھر لوگوں کو سخت فاقہ کشی ہوگی یہاں تک بہوک سے اپنے کمان کی ڈوریں چبا چوپی کا جو تا ہے اسکو کہا ئینگے اسی حالت میں رہینگے دفعۃً آخر شب کی اندھیری میں آواز سنینگے لوگ ایک دوسرے سے کہینگے یہہ پیٹ بھرے آدمی کی آواز ہے پھر دیکھینگے تو یکا یک عیسی بن مریم ہیں اور نماز کی اقامت کہی جاویگی پھر مھدی مسلمانوں کا امام پیچھے ہٹے گا تو عیسی علیہ السلام کہینگے تم مقدم ہو تمہارے ہی لئے نماز کی اقامت ہوئی پھر مہدی لوگ کے ساتھہ نماز پڑھینگے پھر اسکے بعد کے نمازوں میں عیسی علیہ السلام امام ہونگے

**ابن ابی شیبہ** نے اپنی مصنف میں ابن سیرین سے روایت کی ہے قال المھدی من ھذہ الامۃ وھو الذی یؤم عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام یعنے مہدی اسی امت سے ہے اور وہی امامت کرینگے عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کی ۔

**ابن جریر** نے بسند صحیح کعب سے روایت کی ہے قال لما رای عیسی قلۃ من اتبعہ وکثرۃ من کذبہ شکی ذلك الی اللہ فاوحی اللہ الیہ انی متوفیك ورافعك الی وانی سابعث علی الاعور الدجال فتقتلہ الحدیث یعنی جبکہ عیسی علیہ السلام اپنے تابعوں کی کمی اور جھٹلانے والوں کی کثرت دیکھی تو اللہ تعالی کے نزدیک اسکی شکایت کئے اللہ تعالے وحی کیا کہ میں تجھکو لینے والا ہوں اور اٹھا لینے والا ہوں اپنی طرف اور میں قریب اعور دجال کی طرف تجھکو بھیجونگا پھر تو اسکو قتل کرے گا الحدیث ۔

**حاکم** نے اپنی مستدرک میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی وان من اھل الکتاب

الا لیومنن بہ قبل موتہ قال خروج عیسی بن مریم صلوات اللہ علیہ یعنے قرآن شریف مین
وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ جو ہے اس سے مراد عیسی بن مریم علیہ السلام کا خروج
ہے حاکم کہا یہہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اور ابن کثیر نے حسن بصری سے
روایت کی وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موت عیسی واللہ انہ لحی الآن
عنداللہ ولکن اذا نزل آمنوا بہ اجمعون یعنے اہل کتاب کا کوئی شخص نہین مگر عیسی کے موت
کے آگے اپر ایمان لائیگا اور قسم ہے اللہ تعالی کی مقرر عیسی اسوقت زندہ ہین اور لیکن
جب اترینگے تو سب اون پر ایمان لائینگے ۔

(۲) امام احمد اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ اور عبد بن حمید اور مسدد و اور سعید
بن منصور اور فریابی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی وانہ لعلم للساعۃ قال
خروج عیسی بن مریم علیہ السلام قبل یوم القیامۃ یعنے قرآن شریف مین وانہ لعلم للساعۃ جو ہے
اس سے مراد عیسی بن مریم علیہ السلام قیامت کے قبل خروج کرنا ہے ۔

(۳) اور عبد بن حمید نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی وانہ لعلم للساعۃ قال خروج
عیسی یمکث فی الارض اربعین سنۃ تکون تلک الاربعین اربع سنین یحج و یعتمر
یعنے وانہ لعلم للساعۃ سے مراد عیسی علیہ السلام کا نکلنا ہے انہون زمین پر چالیس سال رہینگے
وہ چالیس سال بمنزلہ چار سال کے ہونگے حج اور عمرہ ادا کرینگے ۔

(۴) اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے حسن سے روایت کئے ہین وانہ لعلم للساعۃ قال
نزول عیسی یعنے وانہ لعلم للساعۃ سے مراد عیسی علیہ السلام کا اترنا ہے ۔

(۵) اور عبدالرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی وانہ لعلم
للساعۃ قال نزول عیسی علم للساعۃ و ناس یقولون القرآن علم للساعۃ ان سب احادیث
و آثار صحیحہ سے ثابت ہوا کہ عیسی علیہ السلام اپنے جسم کے ساتہہ آسمان پر گئے ۔ اور اب بہی
آسمان پر زندہ ہین اور اخیر زمانے مین آسمان سے نازل ہوکے دجال یکچشم کو قتل کرینگے

اور مراد دجال سے ایک معین شخص ہے جو اولاً نبوت کا دعوی کرکے اسکے بعد الوہیت کا
دعوی کریگا اور اقسام کے فتنے پھیلاویگا تب عیسی علیہ السلام آسمان سے سفید منارہ پاس
جو دمشق کے شرقی جہت مین ہے اترینگے اور دجال کو قتل کرینگے اسکے بعد یاجوج ماجوج
نکلینگے سو اللہ تعالی عیسی السلام کی دعا سے انکو ہلاک کریگا۔ اسکے بعد کئی سال کے عیسی علیہ السلام
کی وفات ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ مین مدفون ہونگے۔ پھر جو کوئی
آپ مسیح موعود ہونیکا دعوی کرتا ہے اور شہر دمشق سے مراد قادیان اور دجال سے مراد
پادریون کی جماعت اور یاجوج وماجوج سے مراد روس وانگریز کرکے کہتا ہے اور زعم کرتا ہے
کہ اپنے کو خواب پڑا ہے کہ مین ہی روضہ مبارک مین دفن ہونگا۔ سو **وہ جھوٹا اور**
**زندیق ہے**۔ عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے وقت جو امورات ہونگی
وہ بالتفصیل صراحۃً احادیث مین مذکور ہین انسے کوئی ایک امر اس **زندیق** مین نہین
پایا جاتا اسلئے احادیث صحیحہ کو حقیقی معنے سے پھیر کے اپنے زعم کے موافق غلط معنے
کرتا ہے۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے قال القاضی هذه الاحادیث
التی ذکرها مسلم وغیره فی قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق فی صحة وجوده وانه
شخص بعینه ابتلی الله به عباده واقدره علی اشیاء من مقدورات الله تعالی
من احیاء المیت الذی یقتله ومن ظهور زهرة الدنیا والخصب معه وجنته وناره
ونهریه واتباع کنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت
فیقع کل ذلك بقدرة الله ومشیئته ثم یعجزه الله تعالی بعد ذلك فلا یقدر
علی قتل ذلك الرجل ولا غیره ویبطل امره ویقتله عیسی صلی الله علیه وسلم و
یثبت الله الذین آمنوا هذا مذهب اهل السنة وجمیع المحدثین والفقهاء النظار
اور معلوم کر ہین کہ عیسی علیہ السلام دمشق کے سفید مینارہ کے پاس اترینگے کرکے جو احادیث صحیحہ
مین آیا ہے سو اسپر کسی زندیق نے اعتراض کیا ہے کہ اندنون انگریزی اخبارات سے معلوم ہوا

کہ شہر دمشق کی مسجد جلگئی پھر سفید منارہ باقی نہ رہا۔ یہہ اعتراض جو احادیث صحیحہ پر کرتا ہو سو وہ قساوت قلبی سے ہے اب منارہ بیضا جلگیا اور موجود نہ رہا تو بھی اس سے کچھہ خلل نہیں کیونکہ عیسی علیہ السلام آسمان سے اترنیکے قبل وہاں البتہ بنا یا ویگا شیخ جلال الدین السیوطی نے مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ مین لکھا ہے قال الحافظ ابن کثیر وقد جددت منارۃ فی زماننا وفی سنۃ احدی واربعین وسبعمایۃ من حجارۃ بیض ولعل ھذا یکون من دلایل النبوۃ الظاھرۃ حیث قیض اللہ بناء ھذہ المنارۃ لینزل عیسی ابن مریم قلت هو من دلایل النبوۃ بلا شك فانہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی الیہ بجمیع مایحدث بعدہ مالم یکن فی زمنہ اسکے بعد کہا فان لم یکن فی بیت المقدس الآن منارۃ بیضاء فلا بد ان تحدث قبل نزولہ آورہمنے جو ذکر کیا اس ہی پر اہل سنت کا عقیدہ ہو۔

تفسیر ابن کثیر مین ہے ثم انہ رفعہ الیہ وانہ باق حی وانہ سینزل قبل یوم القیامۃ کما دلت علیہ الاحادیث المتواترۃ التی سنوردھا ان شاء اللہ قریبا فیقتل المسیح الضلالۃ ویکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ یعنی لایقبلھا من احد من اھل الادیان بل لایقبل الا الاسلام او السیف آہ۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فقہ اکبر مین لکھا ہو وخروج الدجال ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسی علیہ السلام من السماء وسائر علامات یوم القیمۃ علی ما وردت بہ الاخبار الصحیحۃ حق کائن۔

اور شیخ شہاب الدین السہروردی قدس سرہ نے اعلام الہدی وعقیدۃ ارباب التقی مین فرمایا ہے ونعتقد ان عیسی علیہ السلام ینزل وان الدجال یخرج والشمس تطلع من مغربھا کل ذلك حق لاشك فیہ

اور امام کمال الدین محمد بن الہمام نے کتاب المسایرہ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرہ مین لکھا ہو واشراط الساعۃ من خروج الدجال ونزول عیسی علیہ السلام وخروج یاجوج وماجوج وخروج الدابۃ وطلوع الشمس من مغربھا حق۔

اور توضیح شرح المسامرہ میں ہے واشراط الساعۃ من خروج الدجال ونزول عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام من السماء وخروج یاجوج وماجوج وخروج الدابۃ کما فی سورۃ النمل وفی جامع الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخرج الدابۃ ومعہا خاتم سلیمان وعصی موسیٰ فتجلو وجہ المومن وتخطم انف الکافر الحدیث وطلوع الشمس من مغربہا کل منہا حق وردت بہا النصوص الصحیحۃ الصریحۃ۔

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے قال القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نزول عیسیٰ علیہ السلام وقتلہ الدجال حق وصحیح عند اہل السنۃ للاحادیث الصحیحۃ فی ذلک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطلہ فوجب اثباتہ وانکر ذلک بعض المعتزلۃ والجہمیۃ ومن وافقہم وزعموا ان ہذہ الاحادیث مردودۃ بقولہ تعالیٰ وخاتم النبیین وبقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی وباجماع المسلمین انہ لا نبی بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وان شریعتہ مؤبدۃ الی یوم القیامۃ لا تنسخ وہذا استدلال فاسد لانہ لیس المراد بنزول عیسیٰ علیہ السلام انہ ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی ہذہ الاحادیث ولا فی غیرہا شیء من ہذا بل صحت ہذہ الاحادیث ہنا وما سبق فی کتاب الایمان وغیرہا انہ ینزل حکما مقسطا یحکم بشرعنا ویحیی من امور شرعنا ما ہجرہ الناس۔

اور امام عبداللہ النسفی نے عمدۃ العقائد میں لکھا ہے وما اخبر بہ النبی علیہ السلام من خروج الدجال ودابۃ الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسیٰ علیہ السلام وطلوع الشمس من مغربہا حق۔

اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے وما اخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشراط الساعۃ ای من علاماتہا من خروج الدجال ودابۃ الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربہا فہو حق لانہا امور ممکنۃ اخبر بہا الصادق۔

اور شیخ الاسلام احمد النفراوی المالکی نے الفواکہ الدوانی علی رسالۃ ابی زید القیروانی میں لکھا ہے

للساعة اشراط و علامات يجب الايمان بها وهي على قسمين كبرى وصغرى فالكبرى عشرة
خمس متفق عليها خروج الدجال ونزول عيسى بن مريم من السماء الثانية وخروج الدابة
ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها اه۔

اور بھی کہا الفائدة الثالثة فی نزول عیسی علیہ السلام الی الارض لان نزوله حق ثابت
بالکتاب والسنة وذلك عند نزوله من السماء آخر الزمان وسئل الجلال السیوطی رحمه الله
عن حیاة عیسی علیه السلام ومقره وطعامه وشرابه فقال فی السماء الثانیة لا یاکل ولا یشرب
بل هو ملازم للتسبیح کالملائکة وسبب رفعه الی السماء ان الیهود کذبته وآذته وهمت
بقتله فرفعه الله الی السماء واجتمع بالمصطفی علیهما الصلوة والسلام لیلة الاسراء فی السماء
الثانیة واستمر فیها حتی ینزل آخر الزمان عند المنارة البیضاء شرقی دمشق واضعا یدیه علی
اجنحة ملکین ویکون نزوله عند صلاة الصبح فیقول له امیر الناس وهو المهدی تقدم
یا روح الله فصل بنا فیقول انکم معشر هذه الامة امراء بعضکم علی بعض فصل بنا فیصلی بهم
المهدی فاذا انصرف یاخذ عیسی حربته ویتبع الدجال فیقتله عند باب لد الشرقی

دیکھو بشر یعتنا یعنے عیسی علیہ السلام کا زمین پر اترنا حق ہے کتاب و سنت سے ثابت ہے
اور یہہ حکم اخیر زمانہ مین انہون آسمان سے اترے وقت ہوگا کسی نے شیخ جلال الدین السیوطی کو
عیسی علیہ السلام کی حیات اور انکی رہنے کی جاے اور کہانے پینے سے سوال کیا تو کہے عیسی
علیہ السلام دوسرے آسمان پر ہین کچہہ کہاتے پیتے نہین بلکہ ملائکہ کے مانند ہمیشہ تسبیح کرتے ہین اور
انہون آسمان پر جانے کا سبب یہہ ہے کہ یہود نے آپکو جھٹلایا اور ستایا اور قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالی
آپکو آسمان پر اٹہالیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراج کی رات دوسرے آسمان پر ملاقات ہوی
اور عیسی علیہ السلام اسی مین ہمیشہ رہینگے یہانتک کہ اخیر زمانہ مین سفید منارے پاس جو دمشق
کے شرقی جانب مین ہی اترینگے اپنے دونون ہاتھہ دو فرشتون کے کہوتون پر دہرے ہوے اور نماز
صبح کے وقت اترینگے پہر لوگون کا امیر جو وہ مہدی ہین کہینگا یا روح اللہ آپ مقدم ہوکر ہمارے ساتھ نماز پڑہائیے

عیسی علیہ السلام کہینگے تم ای گروہ اس امت کے بعضے بعضوں کے امیر ہین تم ہمارے ساتھ نماز پڑہیو پھر مہدی لوگ کے ساتھ نماز پڑہینگے جب نماز سے پھرینگے تو عیسی علیہ السلام اپنا حربہ لیوینگے اور دجال کا پیچھا کرینگے پھر اسکو لد کے دروازہ شرقی پاس قتل کرینگے اور عیسی علیہ السلام ہماری شریعت کے موافق حکم فرمائینگے -

اور[۱۰] شیخ جلال الدین السیوطی نے اتمام الدرایہ شرح النقایہ مین لکھا ہے دان نزول عیسی بن مریم علیہ السلام قرب الساعۃ وقتلہ الدجال حق -

اور[۱۱] علامہ المولی محمد الافندی نے الطریقۃ الاحمدیہ مین لکھا ہے وما اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشراط الساعۃ من خروج دجال ودابۃ الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسی علیہ السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربہا ونحو ذلک کلہ حق -

اور[۱۲] علامہ شیخ ضیاء الدین ابرہیم نے شرح الارشاد الی الاعتقاد مین لکہا ہے نزول السید المسیح عیسی بن مریم صلی اللہ علی نبینا وعلیہ وسلم قرب الساعۃ بعد خروج المسیح الدجال وفی الصحیح ما من نبی الا انذر قومہ المسیح الدجال وفی روایۃ الاعور الکذاب وانی انذرکموہ الحدیث وفیہ ما من بلد الا سیدخلہ الدجال غیر مکۃ والمدینۃ فاذا شدت فتنتہ انزل اللہ المسیح بن مریم فنزولہ وقتلہ الدجال ثابت فی الحدیث الصحیح فذلک حق یجب الایمان بہ اہ -

اور[۱۳] علامہ ابن الوردی نے خریدۃ العجائب مین لکہا ہے المسلمون لا یختلفون فی نزول عیسی بن مریم آخر الزمان قد قیل فی قولہ تعالی وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا انہ نزول عیسی علیہ السلام -

اور[۱۴] الشیخ الامام ابوعبد اللہ القرطبی نے کتاب التذکرہ فی کشف احوال الموتی وامور الآخرہ مین لکہا ہے قال ابوالحسن محمد بن الحسین بن ابرہیم بن عاصم الاثری السجزی قد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرۃ رواتہا عن محمد المصطفی والنبی المرتضی صلی اللہ علیہ وسلم بمجیء المہدی وانہ من اہل بیتہ وانہ سیملک سبع سنین وانہ یملأ الارض عدلا وانہ یخرج مع عیسی علیہ السلام فیساعدہ علی قتل الدجال بباب لد بارض فلسطین وانہ یؤم ہذہ الامۃ وعیسی علیہ السلام یصلی خلفہ فی طول من قصتہ وامرہ

اور[۱۵] علامہ برزنجی نے اشاعۃ فی اشراط الساعۃ میں لکھا ہے قد علمت ان احادیث وجود المہدی وخروجہ آخر الزمان وانہ من عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ علیہا السلام بلغت حد التواتر فلا معنی لانکارھا ومن ثم ورد من کذب بالدجال فقد کفر ومن کذب بالمہدی فقد کفر رواہ ابوبکر الاسکاف فی فوائد الاخبار وابو القاسم السہیلی فی شرح السیر لہ۔

اور[۱۶] علامہ شیخ علی متقی نے برہان فی علامۃ مہدی آخر الزمان میں لکھا ہے اخرج ابوبکر الاسکاف فی فوائد الاخبار عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب بالدجال فقد کفر ومن کذب بالمہدی فقد کفر قال الشیخ ابن حجر الہیثمی ای کفر حقیقۃ کما ھو المتبادر عن اللفظ اذ کان تکذیبہ کتکذیبہ بالسنۃ او الاستہزاء بہا او الرغبۃ عنہا فقد قال ائمتنا وغیرھم لو قال لانسان قص اظفارک فانہ سنۃ فقال لا افعلہ وان کان سنۃ رغبۃ عنہا کفر فکذا یقال بمثلہ۔

اور[۱۷] شیخ جلال الدین السیوطی نے اعلام بحکم عیسے علیہ السلام میں لکھا ہے فیلزمک احد امرین اما نفی نزول عیسی علیہ السلام او نفی النبوۃ عنہ وکلاھما کفر۔

اور[۱۸] امام عبدالوہاب الشعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر میں لکھا ہے فان قیل فما الدلیل علی نزول عیسی علیہ السلام من القرآن فالجواب الدلیل علی نزولہ قولہ تعالی وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای حین ینزل ویجتمعون علیہ وانکرت المعتزلۃ والفلاسفۃ والیہود والنصاری عروجہ بجسدہ الی السماء وقال تعالی فی عیسی علیہ السلام وانہ لعلم للساعۃ قری لعلم بفتح اللام والعین والضمیر فی انہ راجع الی عیسی علیہ السلام لقولہ تعالی ولما ضرب ابن مریم مثلا ومعناہ ان نزولہ علامۃ القیامۃ وفی الحدیث فی صفۃ الدجال فبینما ھم فی الصلوۃ اذ بعث اللہ المسیح بن مریم فنزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین یدیہ مہروذتان واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین ومہروذتان بالذال المعجمۃ والمہملۃ معناہ حلتان مصبوغتان بالورس فقد ثبت نزولہ علیہ السلام بالکتاب والسنۃ

وزعمت النصاری ان ناسوتہ صلب ولاهوتہ رفع والحق انہ رفع بجسده الی السماء
والایمان بذلك واجب قال تعالی بل رفعہ الله الیہ قال ابو طاهر القزوینی واعلم ان
کیفیۃ رفعہ ونزولہ وکیفیۃ مکثہ فی السماء الی ان ینزل من غیر طعام ولا شراب مما یتقاصر
عن دركہ العقل ولا سبیل لنا الا ان نومن بذلك تسلیما لسعۃ قدرة الله تعالی والحال
فی ذکر شبہ الفلاسفۃ وغیرهم فی انکار الرفع فان قیل فما الجواب عن استغنائہ عن الطعام
والشراب مدة رفعہ فان الله تعالی قال وما جعلناهم جسدا لا یاکلون الطعام فالجواب
ان الطعام انما جعل قوتا لمن یعیش فی الارض لانہ مسلط علیہ الهواء الحار والبارد
فیتحلل بدنہ فاذا انحل عوضہ الله تعالی بالغذاء اجراء لعادتہ فی هذه الخطۃ الغبراء
واما من رفعہ الله تعالی الی السماء فانہ یلطفہ بقدرتہ ویغنیہ عن الطعام والشراب
کما اغنی الملائکۃ عنهما فیکون حینئذ طعامہ التسبیح وشرابہ التهلیل کما قال صلی الله علیہ وسلم
انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی وفی الحدیث مرفوعا ان بین یدی الدجال
ثلاث سنین سنۃ تمسك السماء منها ثلث قطرها والارض ثلث نباتها وفی السنۃ الثانیۃ
تمسك السماء ثلثی قطرها والارض ثلثی نباتها وفی السنۃ الثالثۃ تمسك السماء قطرها
کلها والارض نباتها کلها فقالت لہ اسماء بنت زید یا رسول الله انا لنعجن عجیننا
فما نخبزه حتی نجوع فکیف بالمومنین حینئذ فقال یجزیهم ما یجزی اهل السماء من التسبیح
والتقدیس قال الشیخ ابو طاهر وقد شاهدنا رجلا اسمہ خلیفۃ الخراط کان مقیما
بابهر من بلاد المشرق مکث لا یطعم طعاما منذ ثلاث وعشرین سنۃ وکان یعبد الله لیلا
ونهارا من غیر ضعف فاذا علمت بذلك فلا یبعد ان یکون قوت عیسی علیہ السلام التسبیح
والتهلیل والله اعلم بجمیع ذلك انتهی یعنے اگر کسی نے کہا کہ عیسی علیہ السلام کے اترنے پر
قرآن شریف سے کیا دلیل ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ عیسی علیہ السلام کے اترنے پر الله تعالی کا قول
دلیل ہے وان من اهل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ یعنے اور کوئی نہیں اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان

ایمان لائیگا اسکی موت کے آگے یعنے جبکہ عیسی علیہ السلام اترینگے اور لوگ انپر جمع پڑینگے اور
عیسی علیہ السلام اپنے جسد سے آسمان پر جانے کو معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود و نصاری انکار کیے
ہین حالانکہ خدا تعالی عیسی علیہ السلام کی شان مین فرماتا ہے وانہ لعلم للساعۃ بعضونکی قرآت
لَعَلَمٌ ہے لام اور عین کی فتح سے اور انہ کی ضمیر عیسی علیہ السلام طرف راجع ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا
ولما ضرب ابن مریم مثلا اور اسکا معنے اسطور پر ہے کہ عیسی علیہ السلام کا اترنا قیامت کی
علامت ہے اور حدیث شریف مین دجال کی صفت مین آیا ہے کہ جس حال مین کہ لوگ نماز مین رہینگے
یکایک اللہ تعالی مسیح ابن مریم کو بھیجیگا پھر سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جانب ہے اترینگے
دو مہر وزے پہنے ہوے اور اپنے ہاتون کے نیچے دو فرشتون کے کھوتون پر دہرے ہو
پس عیسی علیہ السلام کا اترنا کتاب و سنت سے ثابت ہوچکا اور نصاری زعم کرتے ہین کہ عیسی علیہ السلام
کا ناسوت یعنے جسم مصلوب ہوا اور انکا لاہوت یعنے روح اٹھایا گیا اور حق بات وہ ہے کہ
عیسی علیہ السلام اپنے جسد کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اسپر ایمان لانا واجب ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے بل رفعہ اللہ الیہ شیخ ابو طاہر قزوینی نے کہا کہ عیسی علیہ السلام آسمان پر
اٹھائے جانا اور نزول کرنا اور نزول کیے تک بغیر کہانے اور پینے کے آسمان مین ٹھہرے رہنا
ان امور سے ہے جنکے دریافت سے عقل قاصر ہے اور ہمکو اسمین کچھہ راہ نہین ملتی مگر اللہ تعالی
کی قدرت وسیعہ کو مان لیکے اسپر ہم ایمان لاتا ہے۔ پھر شیخ ابو طاہر نے فلاسفہ وغیرہم
جو عیسی علیہ السلام کے رفع کا انکار کرتے ہین انکے شبہون مین بیان طویل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ
عیسی علیہ السلام ایام رفع مین کہانے اور پینے سے کیون بے نیاز ہوے حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے
وما جعلناهم جسدا لا یاکلون الطعام تو اسکا جواب یہہ ہے کہ جو شخص زمین پر گزران کرتا ہے
اس ہی کے لئے طعام قوت ہوا ہے کیونکہ ان پر گرم و سرد ہوا مسلط رہنے سے بدن لاغر ہوتا ہے
پھر جسکا بدن لاغر ہوگیا تو اللہ تعالی بطور عادت کے یہان خطہ زمین مین غذا کو اسکا عوض کیا ہے
اور جس شخص کو اللہ تعالی آسمان طرف اٹھالیا ہے سو اسکو اپنی قدرت سے لطیف کرتا ہے

اور کہانے پینے سے بے پرواکرتا ہے جیساکہ فرشتون کو کہانے پینے سے مستغنی کیا پھر وقت
عیسیٰ علیہ السلام کا کہانا تسبیح ہے اور پینا تہلیل جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی اور مرفوع حدیث مین آیا ہے کہ دجال نکلنے کے آگے
تین سال آئینگے ایک سال آسمان سے ثلث پینے تہائی برسات اور زمین سے ثلث سرسبزی کی
کشش ہوگی اور دوسرے سال آسمان سے دوثلث برسات اور زمین سے دوثلث سرسبزی کی
کشش ہوگی اور تیسرے سال آسمان سے کل برسات اور زمین سے کل نبات کا اِمساک ہوگا۔
پس اسما بنت زید نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آٹا گوندتے ہین سو روٹی طیار ہو نیکے آگے ہم بھوکے
ہو جاتے ہین پھر اس روز مومنون کا کیا حال ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انکو تسبیح و تقدیس کافی ہوگی جو آسمان والون کو کفایت کرتی ہے شیخ ابو الطاہر نے کہا کہ ہمنے
مشاہدہ کیا ایک شخص کو جسکا نام خلیفۃ الخراط تھا اور ابہر مین مقیم تہا جو بلاد مشرق سے ہے
تیئیس برس تک کچھہ نہ کہایا اور شب روز بغیر ضعف کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تہا پس جب یہہ
معلوم ہوا تو کچھہ بعید نہین کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قوت تسبیح و تہلیل ہے واللہ اعلم بجمیع ذلک
۱۹ اور امام ابو اسحق احمد بن محمد الثعلبی نے کتاب العرائس مین لکھا ہے ذکر نزول عیسیٰ علیہ السلام
من السماء فی المرۃ الثانیۃ فی آخر الزمان قال اللہ تعالیٰ وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا الآیۃ
وقیل للحسین بن الفضل ہل تجد نزول عیسیٰ علیہ السلام فی القران قال نعم قولہ وکہلا وہو
لم یکن یکہل فی الدنیا وانما معناہ وکہلا بعد نزولہ من السماء۔
۲۰ اور شیخ ابن حجر نے شرح الہمزیہ مین لکھا ہے انہم ای الیہود حسدوا عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی زعموا انہم قتلوہ وصلبوہ وما دری الملاعین انہ شبہ لہم مثلہ فقتلوہ ونجاہ اللہ
منہم ثم رفعہ الی السماء لینزل آخر الزمان حاکما بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصلیا وراء المہدی اول نزولہ لیعلم انہ نزل تابعا لہذہ الامۃ عاملا بشریعۃ نبیہم
۲۱ اور شیخ الاسلام ابو عبد اللہ فضل اللہ بن تاج الدین ابو سعید الحسن التورپشتی نے کتاب المعتمد فی المعتقد مین

لکھا ہے وبعد از ظہور دجال و فساد وی در زمین نزول عیسی بن مریم علیہ السلام از آسمان ست
و با حادیث درست از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت شدہ ست کہ عیسی علیہ السلام در وقت
اقتراب ساعت از آسمان فرود آیند زندہ و دجال را بکشد و زمین از خبث و فساد و اتباع وی از
اہل شرک خاصہ جہودان کہ دعوی کردہ اند کہ ما عیسی علیہ السلام را کشتیم و صلب کردیم پاک کند
[۲۲] اور حافظ مناوی نے شرح جامع الصغیر میں لکھا ہے ینزل عیسی بن مریم من السماء آخر الزمان
وھو نبی رسول عند المنارۃ البیضاء۔
[۲۳] اور علامہ شیخ علی العزیزی نے سراج المنیر شرح الجامع الصغیر میں لکھا ہے ینزل عیسی ابن مریم
من السماء اخر الزمان وھو نبی رسول عند المنارۃ البیضاء۔
[۲۴] اور مولانا شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر میں لکھا ہے ونیز از ضلالت ایشان یعنی نصاری کی آن ست
اجزم می کنند کہ حضرت عیسی علیہ السلام مقتول شدہ ست و فی الواقع در قصہ عیسی اشتباہی واقع
شدہ بود و رفع بر آسمان را قتل گمان کردند و کابر اعن کابر ہمان غلط را روایت نمودند خدا تعالے
در قرآن شریف از این شبہہ فرمود کہ ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم انتہی۔
[۲۵] اور میرے والد امام العلماء مولانا صبغۃ اللہ قاضی الملک بدر الدولہ مرحوم نے اپنے کسی تفسیر میں
لکھا ہے عروج جسمی عیسی علیہ السلام را نیز واقع شدہ چنانچہ نص اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک
ورافعک الی الآیۃ ونص وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ الآیۃ بران دال و انکار آن کفر و ضلال انتہی
اور معلوم کریں کہ اللہ تعالی قرآن شریف میں جو فرماتا ہے وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ
یعنے اور نہیں مارے اسکو یعنی عیسی کو بیشک بلکہ اسکو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور فرمایا یا عیسی
انی متوفیک ورافعک الی سو اس رفع سے عیسی علیہ السلام کو انکے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا
مراد ہے رفع روحی مراد نہیں اور الیہ جو کہا یعنے اپنی طرف اٹھا لیا سو وہ تعظیم کے لئے ہے اور اس سے
مراد ایسی جگہہ پر لے لیا جہان اللہ تعالی کے غیر کا حکم جاری نہیں وہ آسمان ہے اسپر تمامی مفسرین
کا اتفاق ہے اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم حسن بصری سے روایت کئے ہیں فی الآیۃ قال رفعہ اللہ الیہ فھو عندہ فی السماء

اور امام واحدی نے اپنی تفسیر میں لکہا ہے بل رفعہ اللہ الیہ ای الموضع الذی لا یجری لاحد
سوی اللہ فیہ حکم فکان رفعہ الی ذلک الموضع رفعا الیہ لانہ رفع عن ان یجری علیہ حکم احد
من العباد وکذا ہذا ان الحسن قال بل رفعہ اللہ الیہ ای الی السماء کما قال ومن یخرج من بیتہ
مہاجرا الی اللہ وکانت الہجرۃ الی المدینۃ اور بھی امام واحدی نے کہا رافعک الیّ ای سمائی
ومحل کرامتی فجعل ذلک رفعا الیہ للتفخیم والتعظیم اور امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر میں
لکہا ہے قال مقاتل بل رفعہ اللہ الی السماء فی شہر رمضان اور امام عبد اللہ بن احمد النسفی نے
مدارک التنزیل میں لکہا ہے ورافعک الیّ الی سمائی ومقر ملائکتی انتہی اگا متوفیک جو فرمایا اس سے
کیا مراد ہے سو سلف اسمیں اختلاف کرتے ہیں کیونکہ عرب کے محاورہ میں توفی کا لفظ متعدد معنوں میں
مستعمل ہوتا ہے سو یہاں کونسا معنے ہے اسمیں چند اقوال ہیں پہلا قول توفی کا معنے استیفا کا ہے
وہ مشتق ہے توفی حقہ واستوفاہ سے یعنی پورا کرنا اس سے مراد مستوفی اجلک ہے یعنے تیری عمر
پوری کرونگا کافروں کے ہاتھ پر تجھے مرنے نہ دونگا بلکہ تجکو آسمان پر بلا لونگا عمر پوری ہوئی بعد
تیری موت آویگی تفسیر بیضاوی میں ہے انی متوفیک ای مستوفی اجلک ومؤخرک الی اجلک
المسمی عاصما ایاک من قتلہم اور تفسیر کبیر میں ہے ای انی متمم عمرک فحینئذ اتوفیک فلا اترکہم
حتی یقتلوک بل انا رافعک الی سمائی ومقربک بملائکتی واصونک عن ان یتمکنوا من قتلک
اور تفسیر مدارک میں ہے ای مستوفی اجلک ومعناہ انی عاصمک ان یقتلک الکفار وممیتک
حتف انفک لا قتلا بایدیہم دوسرا قول توفی کا معنی قبض کرنا ہے اس سے مراد متوفیک من الارض
ہے یعنے قابضک من الارض وہ مشتق ہے توفیت الشئ سے یعنے اس چیز کو میں پوری لے لیا اور
کچھہ نہ چھوڑا اب معنے آیت کے یہہ ہونگے میں تجھکو اور یعنے تیرے روح اور جسد کے ساتھ زمین سے
لیلونگا اور کافروں کے ہاتھ پر مرنے نہ دونگا یہہ معنی حسن بصری اور مطر الوراق اور ابن جریج
اور کلبی اور ابن جریر سے منقول ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے تفسیر درمنثور میں لکہا ہے واخرج
عبد الرزاق وابن جریر وابن ابی حاتم عن الحسن قال متوفیک من الارض اور بھی کہا وا

تفسیر متوفیک

ابن جریر وابن ابی حاتم عن مطر الوراق فی الآیۃ قال متوفیک من الدنیا ولیس بوفاۃ موت
اور بھی کہا واخرج ابن ابی حاتم عن ابن جریج فی الآیۃ قال رفعہ ایاہ توفیہ اور تفسیر ابن کثیر میں
لکھا ہے وکذا قال ابن جریر توفیہ ھو رفعہ اور امام محی السنہ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے
واختلفوا فی معنی التوفی منہا قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضک ورافعک من الدنیا
الیّ من غیر موت بدنک یدل علیہ قولہ تعالی فلما توفیتنی ای قبضتنی الی السماء وانا حیّ
لان قومہ انما تنصروا بعد رفعہ لا بعد موتہ اور علامہ شمس الدین الرملی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے
انی قابضک من الارض ورافعک الیّ من غیر موت من قولہم توفیت الشیٔ واستوفیتہ
اذا اخذتہ وقبضتہ تاما للرد علی النصاری حیث زعموا ان اللہ رفع روحہ دون جسدہ
تیسرا قول اسکا معنے ممیتک ہے اور اسمیں تقدیم و تاخیر ہے یعنے تجھکو اٹھانے والا ہوں اور مارنیوالا ہوں
یعنے اخیر زمانے میں یہہ قول ابن عباس اور قتادہ اور ضحاک کا ہے تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما
میں ہے یا عیسی انی متوفیک ورافعک مقدم ومؤخر یقول انی رافعک الیّ ومطہرک
من الذین کفروا بک وجاعل الذین اتبعوک اتبع دینک فوق الذین کفروا بالحجۃ
والنصرۃ الی یوم القیامۃ ثم متوفیک قابضک بعد النزول اور شیخ جلال الدین السیوطی نے
تفسیر در منثور میں لکھا ہے اخرج اسحق بن بشر وابن عساکر من طریق جویبر عن الضحاک عن
ابن عباس رضی اللہ عنہ قولہ انی متوفیک ورافعک یعنی رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان اور بھی کہا
اخرج ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم من طریق علی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قولہ انی متوفیک
یقول انی ممیتک اس اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بخاری نے بھی اپنی صحیح میں تعلیقا روایت کیا ہے
اس سے مخالفین جو توہم کرتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام مرگئے اور آسمان پر فقط انکی روح گئی سو وہ جہل
کمالین حاشیہ جلالین میں ہے وفی البخاری قال ابن عباس متوفیک ای ممیتک معناہ فی وقت
موتک بعد النزول من السماء ورافعک الآن اور شیخ جلال الدین السیوطی نے در منثور میں لکھا ہے واخرج
ابن ابی حاتم عن قتادۃ انی متوفیک ورافعک الیّ قال ھذا من المقدم والمؤخر ای رافعک الیّ ومتوفیک

اور شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان میں لکھا ہے النوع الاربعون فی مقدم القرآن ومؤخره
هما قسمان الاول ما اشكل معناه بحسب الظاهر فلما عرف انه من باب التقديم والتاخير اتضح
وهو جدير ان يفرد بالتصنيف وقد تعرض السلف لذلك في آيات فاخرج ابن ابی حاتم
عن قتادة فی قوله فلا تعجبك اموالهم ولا اولادهم انما يريد الله ليعذبهم بها في الحيوة
الدنيا قال هذا من تقاديم الكلام يقول لا تعجبك اموالهم ولا اولادهم في الحيوة الدنيا
انما يريد الله ان يعذبهم بها في الاخرة وآخرج عنه ايضا في قوله ولولا كلمة سبقت من ربك
لكان لزاما واجل مسمى قال هذا من تقاديم الكلام يقول لولا كلمة واجل مسمى لكان لزاما
وآخرج عن مجاهد في قوله انزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا قيما قال هذا من
التقديم والتاخير انزل على عبده الكتاب قيما ولم يجعل له عوجا وآخرج عن قتادة في قوله
اني متوفيك ورافعك الى قال هذا من المقدم والمؤخر اني رافعك الى ومتوفيك اه
اور فقیہ ابو اللیث السمرقندی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے ففی الآیة تقدیم وتاخیر ومعناه
انی رافعك من الدنیا الی السماء ومتوفیك بعد ان تنزل من السماء علی عهد الدجال
انتہی یہاں سے معلوم ہوا کہ جس نے اس تقدیم وتاخیر کو تحریف ہی کہا سو وہ ابن عباس وغیرہ
سلف پر طعن کیا چوتھا قول متوفیك کا معنی ممیتك ہے لیکن یہاں الا ہون اور نہ لکھ رہے
واو جو آیا ہے ترتیب کا فایدہ تو نہیں بخشتا آیت اسپر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالی عیسی
علیہ السلام کے ساتھ یہہ کام کریگا لیکن کب کریگا کیا کریگا آیت میں ذکر نہیں اسکا بیان
دلیل پر موقوف ہے دلیل سے ثابت ہوا کہ عیسی زندہ ہیں احادیث سے ثابت ہوا کہ عیسی علیہ السلام
زمین پر آوینگے دجال کو قتل کرینگے بعد انکی وفات ہوگی امام فخر الدین الرازی نے
تفسیر کبیر میں کہا الوجه الرابع في تاويل الآية ان الواو في قوله متوفيك ورافعك
لا يفيد الترتيب فالآية تدل على انه تعالى يفعل به هذه الافعال فاما كيف يفعل ومتى يفعل
فالامر فيه موقوف على الدليل وقد ثبت بالدليل انه حي وورد الخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم

انہ سینزل ویقتل الدجال ثم انہ تعالی یتوفاہ بعد ذلک اور تفسیر مدارک مین ہے
او ممیتک فی وقتک بعد النزول من السماء ورافعک الآن اذ الواو لا یوجب الترتیب
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی خلیفۃ علی امتی یدق الصلیب ویقتل الخنازیر
ویلبث اربعین سنۃ ویتزوج ویولد ثم یتوفی **پانچوان قول** موت سے مراد نیند
ہے عیسی علیہ السلام سوتے تھے اوسی حالت مین انکو آسمان پر لیگیا تاکہ انکو کچھ خوف لاحق نہو
پھر آسمان پر گئے بعد بیدار ہوے یہہ قول ربیع بن انس کا ہے اور حسن بصری سے بھی ایک
روایت ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے درمنثور مین لکھا ہے واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم
من وجہ آخر عن الحسن فی قولہ انی متوفیک یعنی وفاۃ المنام رفعہ اللہ فی منامہ
اور امام محی السنۃ البغوی نے معالم التنزیل مین لکھا ہے وقال الربیع بن انس المراد بالتوفی
النوم وکان عیسی قد نام فرفعہ اللہ نائما الی السماء معناہا انی منیمک ورافعک الی
کما قال اللہ تعالی وهو الذی یتوفکم باللیل ای ینیمکم اور امام فخر الدین الرازی نے
اپنی تفسیر مین لکھا ہے الثالث قال الربیع بن انس انہ تعالی نومہ حال ما رفعہ الی السماء
قال تعالی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا اور تفسیر ابن کثیر مین ہے
وقال الاکثرون المراد بالوفاۃ ہنا النوم کما قال اللہ تعالی وهو الذی یتوفکم
باللیل الآیۃ وقال اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا الآیۃ وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا قام من النوم الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا
الحدیث اور علامہ شمس الدین الرملی نے کہا متوفیک نائما ومنہ قولہ تعالی اللہ یتوفی
الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فجعل النوم وفاۃ وانما رفعنا نائما لئلا یلحقہ
خوف اور تفسیر مدارک مین ہے او متوفی نفسک بالنوم ورافعک وانت نائم حتی لا یلحقک
خوف وتستیقظ وانت فی السماء آمن مقرب انتہی یہاں سے معلوم ہوا کہ علماء تفسیر جزم
کرتے ہین کہ ربیع بن انس کے نزدیک واقعہ موت حضرت مسیح کا [illegible]

چھٹواں قول اسکا معنی مرنے کا ہے یعنے مین تجھکو مارتا ہون اور تیرے دشمنون کو
تجھہ پر مسلط نہین کرتا پھر عیسی علیہ السلام مرگئے بعد تین ساعت یا تین روز یا سات ساعت کے بعد
زندہ ہوکر آسمان پر گئے یعنے روح و جسم کے ساتھہ آسمان پر گئے علما اس قول کو ضعیف
ہی کہے ہین بلکہ محمد بن اسحق وغیرہ اسکو نصاری کا قول ہے کرکے تصریح کئے ہین اور معالم مین
وہب سے نقل کیا ہے توفی الله عیسی ثلاث ساعات من النهار ثم احیاہ ورفعه الله الیه
وقال محمد بن اسحق ان النصاری یزعمون ان الله توفاہ سبع ساعات من النهار ثم
احیاہ ورفعه الیه اور تفسیر ابن کثیر مین ہے قال ابن اسحق والنصاری یزعمون ان الله
توفاہ سبع ساعات ثم احیاہ قال اسحق بن بشیر عن ادریس عن وہب اماته الله ثلاثة
ایام ثم بعثه ثم رفعه اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر ابی سعود مین ہے وقیل اماته الله سبع ساعات
ثم رفعه الی السماء والیه ذهبت النصاری یہان سے معلوم ہوا کہ وہب سے یہی منقول
ہے کہ عیسی علیہ السلام مرکے پھر زندہ ہوکے اپنے جسم کے ساتھہ آسمان پر گئے اور ابن اسحق اسکو
نصاری کا قول ہے کرکے لکھا ہے پھر مخالفان نے عیسی علیہ السلام مرجانے کے فقط رفع روح
ہونے کی نسبت وہب اور ابن اسحق کے طرف جو کئے ہین وہ باطل ہے اور جاننے کہ یہان متوفیک
کے معنے مین سلف اختلاف کرنیکی وجہ یہہ ہے کہ سب اہل سنت کا اتفاق ہے کہ عیسی علیہ السلام
اپنے جسم کے ساتھہ آسمان پر گئے اسمین کسی اہل سنت کو خلاف نہین ہان اختلاف اسمین
کئے ہین کہ بغیر مرنے کے زندہ آسمان پر گئے یا مرکے چند ساعت کے بعد زندہ ہوکے
اپنے جسم کے ساتھہ آسمان پر گئے سو جمہور مفسرین پہلے قول کو اختیار کئے ہین اور ثانی قول
جو وہب سے منقول ہے وہ ضعیف ہی لکھے ہین۔ علما کہتے ہین کہ عیسی علیہ السلام آسمان پر
زندہ رہنے سے ہمارے نبی کریم صلی الله علیه وسلم پر انکی فضیلت لازم نہین آتی کیونکہ جب
اپنے دین کی تکمیل ہو چکی تو آپ کو یہان رہنے سے وصال الہی ہونا بہتر ہے اور بھی عیسی
علیہ السلام حضرت محمد صلی الله علیه وسلم کی اور آپکے امت کی صفت انجیل مین دیکھہ کر الله تعالی سے

دعا کیئے کہ اپنے کو زندہ رکھ تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں اور آپکی امت مین رہنے کا
شرف حاصل کرے سو اللہ تعالی انکی دعا قبول کیا اور اخیر زمانے مین شریعت مصطفوی کو
انسے تائید بخشیگا اسصورت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے
اسکے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج مین ان سے زیادہ ترقی فرمائے
علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے واما ما اعطیہ عیسی علیہ السلام ایضا من رفعہ
الی السماء فقد اعطی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ذلک لیلۃ المعراج وزاد فی الترقی لمزید
الدرجات وسماع المناجات والحظوۃ فی الحضرۃ المقدسۃ بالمشاہدۃ انتہی
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس زمین پر مدفون ہوئے سو اسکا رتبہ عرش سے بھی بڑھکر ہے اور روضہ
منورہ مہبط برکات وکمالات ہے جس سے امت کو انواع خیرات ومنافع حاصل ہوتے ہین
امام تقی الدین السبکی نے کہا قبر شریف پر کمالات اسقدر نازل ہوتے ہین کہ انکے ادراک سے
عقول قاصر ہین پھر وہ جا کیونکر افضل نہو۔ الشیخ الامام احمد بن محمد العباسی تحفۃ السایل مین
لکھا ہے سیدنا عیسی علیہ السلام یذوق الموت فی آخر الزمان لانہ قرأ الانجیل ورای
صفۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتمنی ان یراہ فدعا اللہ تعالی ان یرزقہ الحیاۃ ان یخرج محمد
صلی اللہ علیہ وسلم فاستجاب اللہ دعاءہ فراہ لیلۃ المعراج ولما رای فی الانجیل فضل امۃ
صلی اللہ علیہ وسلم تمنی ان یکون من امتہ فدعا اللہ تعالی فاستجاب دعاءہ ووعدہ ان
یخرج فی ہذہ الامۃ فی آخر الزمان وفی ہذا فضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتہی اور علامہ
ملا کمال پاشا نے رسالہ فی افضلیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھا ہے واما احتجاج المخالف علی
تفضیل عیسی علیہ السلام علی نبینا علیہ السلام بانہ فی السماء وفی زمرۃ الاحیاء فالجواب عنہ
ان کونہ علیہ السلام میتا بعد تکمیل النفس واکمال الدین انفع من کونہ حیا اما فی حق نفسہ
فظاہر فان تعلق النفس بالبدن لمصلحۃ التکمیل فبعد فراغہا عن تلک المصلحۃ حقہا
ان ینقطع علاقۃ البدن ویرجع الی اصلہا ومایلیق بشانہا من الحضرۃ واما فی حق الامۃ

فلما فيه من الرحمة على ما افصح عنه عليه السلام بقوله اذا اراد الله رحمة امة من عباده قبض نبيها فجعل لها فرطا و سلفا بين يديها ثم ان فى كونه عليه السلام مدفونا فى الارض غير مرفوع الى السماء نفعا آخر للامة حيث صارت روضته المقدسة مهبطا للبركات ومصعدا للدعوات و موطنا للاجتماعات على الطاعات الى غير ذلك من انواع الخيرات ثم ان كون عيسى عليه السلام فى زمرة الاحياء لمصلحة احياء دينه عليه السلام فى آخر الزمان بدلالة انه ينزل من السماء و يكون خليفة له عليه السلام فالشرف من الوجه المذكور مرجع جله الى نبينا عليه الصلوة والسلام فما ذكره المخالف فى معرض الاحتجاج لنا لا علينا انتهى

اور عیسی علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہونگے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر حکم کرینگے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے رہینگے اس پر علما کا اجماع ہے اور انہوں اس امت میں رہکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر حکم کرنا انکی نبوت و رسالت کو منافی نہیں بلکہ انکی نبوت و رسالت علی حالہ باقی ہے اور انہوں کی نبوت باقی رہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کو منافی نہیں کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور امتی ہونگے چنانچہ ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے الذی نص علیہ العلماء بل اجمعوا علیہ انہ یحکم بشریعۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علی ملتہ و فی روایۃ سندہا صحیح مصدقا بمحمد و علی ملتہ اماما مهدیا و حکما عدلا اور بھی کہا و عیسی یحکم باقیا علی نبوتہ و رسالتہ لا کما زعمہ من لا یعتد بہ انہ واحد من ہذہ الامۃ لان کونہ واحدا منہم یحکم بشریعتہم لا ینافی بقاءہ علی نبوتہ و رسالتہ انتہی اور امام خطابی نے معالم السنن میں حدیث ان عیسی علیہ السلام یقتل الخنزیر کی شرح میں لکھا ہے فیہ دلیل علی وجوب قتل الخنازیر و بیان ان اعیانہا نجسۃ و ذلک لان عیسی علیہ الصلوۃ السلام انما یقتل الخنزیر علی حکم شریعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لان نزولہ انما یکون آخر الزمان و شریعۃ الاسلام باقیۃ اور امام بغوی نے شرح السنہ میں لکھا ہے لان عیسی علیہ السلام انما یقتلہا ای الخنازیر علی حکم شرع الاسلام

اور امام القرطبی نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے لا یجوز ان یتوھم ان عیسی علیہ السلام ینزل نبیا بشریعۃ متجددۃ غیر شریعۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بل اذا نزل یکون یومئذ من اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما اخبر صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال لعمر لو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی اور حافظ جلال الدین السیوطی نے کتاب الاعلام بحکم عیسی علیہ السلام میں لکھا ہے انہ یحکم بشرع نبینا لا بشرعہ کما نص علی ذلک العلماء و وردت بہ الاحادیث وانعقد علیہ الاجماع اور یہی کہا کہ امام سبکی وغیرہ ایک جماعت علما کی کہتے ہیں ان عیسی علیہ السلام مع بقائہ علی نبوتہ معدود من امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو حی مومنا ومصدقا وکان اجتماعہ بہ مرات فی غیر لیلۃ الاسراء اور یہی کہا قد رایت فی عبارۃ السبکی فی تصنیف لہ ما نصہ انما یحکم عیسی بشریعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بالقران والسنۃ وحینئذ فیتجہ ان اخذہ للسنۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطریق المشافہۃ من غیر واسطۃ وقد عدہ بعض المحدثین فی جملۃ الصحابۃ ھو والخضر والیاس قال الذھبی فی تجرید الصحابۃ عیسی بن مریم علیہ السلام نبی وصحابی فانہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھو آخر الصحابۃ موتا

اور علامہ تفتازانی نے شرح المقاصد میں لکھا ہے فان قیل الیس عیسی علیہ السلام حیا بعد نبینا رفع الی السماء وسینزل الی الدنیا قلنا بلی ولکنہ علی شریعۃ نبینا اذ لا یسعہ الا اتباعہ علی ما قال علیہ السلام فی حق موسی علیہ السلام انہ لو کان حیا لما وسعہ الا اتباعی فیصح انہ خاتم الانبیاء علیہم السلام بمعنی انہ لا یبعث بعدہ نبی اور شیخ شہاب الدین الاسدی نے الانوار النافعہ فی حل فریدۃ الجامعہ میں لکھا ہے فلا نبی بعدہ یقینا للنص والاجماع فحینئذ فعیسی صلی اللہ علیہ وسلم الوارد فی الحدیث نزولہ آخر الزمان بشرعنا المحمدی ای لا بشرعہ اور ملا جلال الدوانی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے واما نزول عیسی علیہ السلام ومتابعتہ لشریعۃ (ای شریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) فھو مما یؤکد کونہ خاتم النبیین اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ میں لکھا ہے بتحقیق ثابت شدہ است با [illegible]

فرود می آید از آسمان بزمین و می باشد تابع دین محمد را صلی اللہ علیہ وسلم و حکم می کند بشریعت آنحضرت
اور مولانا عبد الرحمن جامی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے ۔ چون در آخر زمان بقول رسول ثقہ
کند از آسمان مسیح نزول ٭ پیرو شرع دین او باشد ٭ تابع اصل و فرع او باشد ٭ دین ہمہ
شرع و دین او واند ٭ ہمہ کس را بدین او خواند ٭ اور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے
مکتوب ۲۰۹ جلد اول میں لکھا ہے چون حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نزول خواہد فرمود
و متابعت شریعت خاتم الرسل علیہما الصلوۃ والسلام خواہد نمود از مقام خود عروج فرمودہ بتبعیت
بمقام حقیقت محمدی خواہد رسید و تقویت دین او علیہما الصلوۃ والتحیات خواہد نمود اور مکتوب
۲۴۹ میں لکھا ہے و پیغمبران اولو العزم آرزو می متابعت او (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) می نمایند
و لو کان موسی حیا فی زمنہ ما وسعہ الا اتباعہ و قصہ نزول روح اللہ و متابعتہ حبیب اللہ صلوۃ مشہورہ
اور بھی مکتوب ۶۷ جلد دوم میں لکھا ہے انبیا علیہم الصلوۃ والتسلیمات فرستادہای حق اند جلت عظمتہ
بسوی خلق تا ایشان را بحق سبحانہ و تعالی دعوت کنند و از ضلالت براہ آرند ہر کہ دعوت ایشان را قبول کند
او را بہشت بشارت دہند و ہر کہ انکار نماید بعذاب دوزخ تہدید کنند ہر چہ ایشان از حق تبلیغ
نمودہ اند و اعلام فرمودہ اند ہمہ حق است و صدق کہ شائبہ تخلف ندارد و خاتم انبیا محمد رسول اللہ
است صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم و دین او ناسخ ادیان سابق است و کتاب او بہترین کتب ما تقدم
است و شریعت او را ناسخی نخواہد بود بلکہ تا قیام قیامت خواہد ماند و عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام
کہ نزول خواہد نمود عمل بشریعت او خواہد کرد و بعنوان امت او خواہد بود اور بھی لکھا ہے و علامات
قیامت کہ مخبر صادق علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیمات از ان خبر دادہ است حق است احتمال تخلف
ندارد و طلوع آفتاب از جانب مغرب بر خلاف عادت و ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان و
نزول حضرت روح اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام و خروج دجال و ظہور یاجوج و ماجوج و
خروج دابۃ الارض و دخانی کہ از آسمان پیدا شود و تمام مردم را فرو گیرد و عذاب دردناک کند
مردم از اضطراب گویند ای پروردگار من این عذاب را از ما دور کن کہ ما ایمان می آریم آخر علامات

آتش ست که از عدن خیزد و جماعه از نادانی گمان کنند شخصی را که دعوی مهدویت نموده بود از این هند
مهدی موعود بوده ست پس بزعم ایشان مهدی گذشته ست و فوت شده و نشان می دهند
که قبرش در فره ست و در احادیث صحاح که بحد شهرت بلکه بحد تواتر معنی رسیده اند تکذیب این
طایفه ست چه آن سرور علیه وعلی آله الصلوة والسلام مهدی را علامات فرموده ست که در حق آن شخص
که معتقد ایشانست آن علامات مفقود اند در احادیث نبوی آمده ست علیه وعلی آله الصلوة والسلام
که مهدی موعود بیرون آید و بر سر وی پارهٔ ابر بود و دران ابر فرشته باشد که ندا کند که این شخص
مهدی ست او را متابعت کنید و فرموده علیه وعلی آله الصلوة والسلام که تمام زمین را مالک
شدند چار کس دو کس از مومنان و دو کس از کافران ذو القرنین و سلیمان از مومنان و نمرود
و بخت نصر از کافران مالک خواهد شد آن زمین را شخص پنجم از اهل بیت من یعنی مهدی و فرموده
علیه وعلی آله الصلوة والسلام دنیا نرود تا آنکه بعث کند خدا تعالی مردی را از اهل بیت من که
نام او موافق نام من بود و نام پدر او موافق نام پدر من باشد پس پر سازد زمین را به داد و عدل
چنانچه پر شده بود بجور و ظلم و در حدیث آمده ست که اصحاب کهف اعوان حضرت مهدی خواهند بود
و حضرت عیسی علی نبینا و علیه الصلوة والسلام در زمان وی نزول خواهد کرد و او موافقت خواهد کرد
با حضرت عیسی علی نبینا و علیه الصلوة والسلام در قتال دجال و در زمان ظهور سلطنت او در چهاردهم
شهر رمضان کسوف شمس خواهد شد و در اول آن ماه خسوف قمر بر خلاف عادت زمان و بر خلاف
حساب منجمان بنظر انصاف باید دید که این علامات در ان شخص میت بوده ست یا نه و علامات دیگر
بسیار ست که مخبر صادق فرموده ست علیه وعلی آله الصلوة والسلام شیخ ابن حجر رساله نوشته ست
در علامات مهدی منتظر که بدویست علامات می کشد نهایت جهل ست که با وجود وضوح امر مهدی
موعود تجی در ضلالت مانند هداهم الله سبحانه سواء الصراط -

آ ورکشف [illegible] جلد ثالث میں لکھا ہے اول انبیا حضرت آدم ہیں علی نبینا و علیہ و علیہم الصلوۃ والتحیات
اور آخر ایشان [illegible] خاتم نبوت [illegible] حضرت محمد رسول اللہ [illegible]

ایمان باید آورد علیہم الصلوات والتسلیمات وہمہ معصوم در است گو باید دانست عدم ایمان بیکی از ین بزرگوران مستلزم عدم ایمان ست بجمیع ایشان علیہم الصلوات والتسلیمات چہ کلمۂ ایشان متفق است واصول دین شان واحد وحضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوات والسلام کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود علیہ علیہم الصلوات والتسلیمات انتہی — یہاں سے معلوم کہ کسی زندیق نے مصنوعی مسیح کے ثبوت پر امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ پیشین گوئی فرمائی کرکے کہا ہو سو وہ امام ربانی پر افترا ہے اور جو عبارت کہ امام ربانی طرف منسوب کیا اسمین تحریف ہے امام ربانی قدس سرہ عقیدۂ اہل سنت کے موافق وہی حضرت عیسے علیہ السلام کے آسمان پر سے اترآنیکے قایل ہین جن پر انجیل نازل ہوی -

اور یہ بھی معلوم ہو کہ مخالفین عیسی علیہ السلام کے مرجانے اور رفع مع الجسد والروح کے انکار پر معراج کی حدیث سے جو دلیل لیتے ہین اور کہتے ہین (کہ اگر حضرت مسیح کا رفع مع الجسد والروح ہوتا تو کیون حضرت مسیح فوت شدہ نبیون کی جماعت مین معراج کی شب دیکھے جاتے اور انکی زندگی فوت شدہ نبیونکی زندگی سے ہمرنگ ہوتی) سو یہہ استدلال باطل ہے کیونکہ علما تصریح کرچکے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی شب انبیا کو جو دیکھے سو یا انکے ارواح شکل لیکے آئے یا اللہ تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واسطے انکے جسمون کو قبرون سے نکال آسمان پر لے گیا مگر عیسی علیہ السلام کہ وہ اپنے جسم سے موجود تھے۔ علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے وقد اختلف فی رؤیۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لہولاء الانبیاء علیہم السلام فحملہ بعضہم علی رؤیۃ ارواحہم الا عیسے لما ثبت انہ رفع بجسدہ اھ اور وہ شخص عیسی علیہ السلام کے زندہ رہنے کا انکار کرکے جو لکھتا ہے (کہ ابتک زندہ رہنا انکا تسلیم کرلین تو کچھہ شک نہین کہ اتنی مدت کے گذرنے پر پیر فرتوت ہوگئے ہونگے اور اس کام کے ہرگز لایق نہین ہونگے کہ کوئی خدمت دینی ادا کرسکین) اسمین عیسی علیہ السلام کے حق مین ایسے استخفاف وحقارت کے الفاظ جو ذکر کیا وہ بھی بالاجماع کفر وارتداد ہے یہہ زندیق جانتا نہین کہ خدا تعالی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو اپنی طاقت دی

کہ اور بشر کو وہ میسر نہین اور ایسے جنکی عمر دراز کیا اسنے دینی کامون مین کچھ فتور نہین ہوا.
جیسا آدم و نوح علیہما الصلوۃ والسلام جنکی عمر ہزار سال کی ہوئی پھر جب عیسی علیہ السلام کو
بے غذائی وغیرہ صفت ملکی عنایت ہوئی تو ان پر ضعف و پیری کہا ن سے آتی دیکھو فرشتون کو
کہ باوجود عمر دراز رہنے کے ضعف و فتور نہین ہے۔ قاضی عیاض شفا مین اور ملا علی القاری
اسکی شرح مین لکھے ہین او استخف ای احتقر او استہزأ به او باحد من الانبیاء او ازری
ای عاب علیہم ای جمیعہم او بعضہم او اذاہم او قتل نبیا او حاربہ فہو کافر باجماع
من علماء المسلمین اور ابن حجر مکی نے اعلام بقواطع الاسلام مین منجملہ کفریات مین لکھا ہے
او قال استخفافا النبی طویل الاظفار خلق الثیاب جائع البطن انتہی اور جو دعوی
کرتا ہے کہ مسیح موعود آپ ہی ہون اور کہتا ہے کہ جنہون نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا
مان لیا وہ لوگ ہر خطرہ کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہین) وہ بھی کفر ہے کیونکہ اسکا مسیح
موعود ہونا مان لینے مین عیسی علیہ السلام کے نزول کا انکار ہے وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر
گذرا اور اس جھوٹے مدعی کو نبی تصور کرنا سو وہ بھی کفر ہے تمہید ابی شکور مین ہے من انکر
نبیا فانہ یکفر ولو اقر لاحد بالنبوۃ وھو لم یکن نبیا فانہ یکفر ایضا اور جو نبوت و وحی کا
دعوی کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے تمہید ابی شکور مین لکھا ہے ومن ادعی النبوۃ
فی زماننا یصیر کافرا ومن طلب منہ المعجزۃ فانہ یصیر کافرا لانہ شک فی النص یجب الاعتقاد
بانہ ماکان لاحد شرکۃ فی النبوۃ مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن حجر مکی اپنے فتاوی مین
لکھا ہے من اعتقد وحیا من بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کان کافرا باجماع المسلمین
اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے وقد اخبر اللہ تعالی فی کتابہ
ورسولہ فی السنۃ المتواترۃ عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی ھذا المقام بعدہ
فہو کذاب افاک دجال ضال مضل ولو تخرق وشعبذ واتی بانواع السحر والطلاسم
والنیرنجات فکلہا محال وضلال عند اولی الالباب ولا یقدح فی ھذا نزول عیسی علیہ السلام

لانہ اذا نزل کان علی دین نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ومنہاجہ مع ان المراد انہ آخر
من نبی قال ابن حبان من ذهب الی ان النبوة مکتسبة لا تنقطع او الی ان الولی افضل
من النبی فهو زندیق یجب قتلہ واللہ تعالی اعلم اور علامہ شمس الدین الکساری نے شرح عمدۃ
العقاید میں لکہا ہے ثبت بالدلیل اختتام الرسالة علیہ الصلوۃ والسلام ما انسداد بابها بعدہ
فلو ادعی احد بعدہ انہ نبی لا یطالب بالبرهان بل یرد دعواه باول الوهلة الا اذا
ارید بمطالبة البرهان اظهار عجزه اذ من المعلوم انہ لا یتمکن من اقامة الدلیل فینهتک
سترہ ویفتضح فی دعواه انتهی

اور آیہ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا اپنے طرف ہی اشارہ ہونیکا اور آپ اسکا
مصداق ہونیکا جو دعوی کرتا ہے وہ بھی کفر وارتداد ہے کیونکہ یہ آیت بالاجماع محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان میں نازل ہے جو عیسی علیہ السلام بشارت دے کہ اپنے بعد ایک رسول آوینگا انکا نام احمد ہے
صلی اللہ علیہ وسلم اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمای مبارک میں احمد دوسرا نام ہے جو اہل
سموات کے نزدیک اسی ہی نام سے مشہور ہیں - امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے
مکتوب ۴۴ وجلد ثالث میں لکہا ہے واحمد اسم دوم آنسرورست علیہ الصلوۃ والسلام کہ در اہل
سموات بآن اسم معروفست چنانچہ گفتہ اند انبیا تو اند بود کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ
والسلام کہ از اہل سموات گشتہ است بشارۃ قدوم آن سرور با اسم احمد دادہ است انتہی
جب کسی زندیق نے اسکو اپنے طرف اشارہ ہی کرکے کہا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو جو
بالاجماع ثابت ہی جھٹلایا وہ کفر ہے - ابن حجر مکی نے کتاب الزواجر میں لکہا ہے ان کل صفة
اجمعوا علی ثبوتها لہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون انکارها کفرا اور خود رسول ہونے کا دعوی
ہوا وہ بھی کفر ہے جیسا کہ سابق گذرا - اور نص قرآن کو جو یہاں یقینا ظاہر پر محمول ہے پھیر انکی ایہہ
کفر ہے شرح عقیدہ یافعی میں ہے وقد نص العلماء رضی اللہ عنہم علی تکفیر کل من دافع نصا
الکتاب او سنة مقطوعا بها او حدیثا مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاهره انتهی

اور تمہید ابی شکور مین ہے والاصل فی ھذا ان من تکلم بکلمۃ او اعتقد بشئ یکون خلاف النص او مایقوم مقام النص کالسنۃ الظاہرۃ الثابتۃ و اجماع الامۃ فانہ یوجب الکفر انتہی۔
اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون کو اپنے زمانہ سے متعلق ہونیکا دعوی جو کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے کیونکہ یہہ آیت بالاجماع ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف مین نازل ہوئی اسکی معنی یہہ ہے اسی نے بھیجا اپنا رسول ساتھہ ہدایت کے اور دین حق کے تا اسکو غالب کرے ہر دین پر اور اگرچہ برا مانین مشرک علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے وھذہ الایۃ مشتملۃ علی کل وصف جمیل لہ ہان اختلاف اسمین کرتے ہین کہ ظہور سے کیا مراد ہے سو اکثر مفسرین کہتے ہین کہ ظہور سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصرت و غلبہ دنیا اور بعضون نے کہا ظہور سے مراد سوا اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہنا اور وہ عیسی علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا تفسیر ابن عطیہ مین ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی الایۃ تعظیم لامرہ صلی اللہ علیہ وسلم واعلام بانہ یظہرہ علی جمیع الادیان و رای بعضہم ان لفظ یظہرہ یقتضی محو غیرہ بہ فقال ھذا الخبر یظہر للوجود عند نزول عیسی فانہ لا یبقی فی وقتہ دین غیر الاسلام پھر جو دین کو اسکو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونیکا دعوی کرتا ہے اس سے ایک صورت ان دو سے نظر آتی ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو چھپانا یا خود مسیح موعود ہونا اور دونون کفر ہین
اما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج جسم مبارک کے ساتھہ ہونیکا انکار کرکے جو کہتا ہے (کہ اعلی درجہ کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفون مین خود صاحب تجربہ ہے) وہ بھی کفر ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج جسم مبارک اور روح شریف کے ساتھہ سموات کے اوپر الی ماشاء اللہ ہونا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہونا اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے اسکا انکار کرکے وہ کشفی ہونا اور اپنے کو بھی تجربہ ہے یعنے وہ ہوتا ہے کرکے قایل ہونا کفر و ارتداد ہے علما اگرچہ سماوات پہ تشریف لیجانے کے منکر کو مبتدع اور ضال و مضل کہتے ہین اور انکے کفر مین۔

اختلاف کئے ہیں لیکن بیت المقدس تک تشریف لیجانے کے منکر کی تکفیر میں اتفاق کئے ہیں
قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اسکی شرح میں لکھے ہیں والحق من ھذا والصحیح ان شاء الله
تعالیٰ استثناء للتبرك بمنزلة والله تعالیٰ اعلم انه اسراء بالجسد والروح فی القصة کلها
وعلیه ای وعلی ھذا تدل الایة وصحیح الاخبار ای مجموعها علی جمیعها غایته ان دلالة الایة
علی الاسراء من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ نص قاطع یکون جاحده کافرا ومنافقا ودلالة
الاحادیث علی اسرائه الی السماء وسدرة المنتهی ومقام قاب قوسین او ادنیٰ ظنیة
منکره یکون مبتدعا فاسقا اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے والمعراج
لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی الیقظة بشخصه الی السماء ثم الی ما شاء الله تعالیٰ من العلیٰ حق
ای ثابت بالخبر المشهور حتیٰ ان منکره یکون مبتدعا انتہی اور فتاوی حمادیہ میں لکھا ہے
وکل ما ثبت بالخبر الواحد واتفق الفقهاء علی صحة ذلك واجمع علی قبوله من غیرتا ویل
فانه یکون من شرایط الایمان کعذاب القبر والصراط والمیزان والشفاعة والمعراج
الی السماء ومثل ھذا بالخبر الواحد ولکن الفقهاء والصحابة رضی الله عنهم اتفقت علی صحة
ذلك وقبولها فحل محل الاجماع فانه یوجب الایمان به ثم من انکر ذلك ھل یصیر کافرا
ام لا قال بعضهم یصیر کافرا وقال بعضهم لا یصیر کافرا اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے
وبالجملة حدیث الاسراء اجمع علیه المسلمون واعرض عنه الزنادقة الملحدون یریدون
لیطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون اور ابن حجر مکی نے منح المکیہ
شرح الہمزیہ میں لکھا ہے وقصة الاسراء والمعراج من اشهر المعجزات واظهر البراهین
والبینات ومن ثم قال بعض المفسرین انها افضل من لیلة القدر لکن بالنسبة له صلی الله
علیه وسلم لانه اوتی فیها ما لا یحیط به احد ولذا کان الاسراء بالجسم فی الیقظة من
خصائص نبینا محمد صلی الله علیه وسلم انتہی وہ جو عائشہ رضی الله عنہا سے روایت کرتے ہیں
... [illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم سو علما کہتے ہیں کہ وہ حدیث ثابت نہیں بلکہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب موافق جمہور کے تہا کہ معراج روح اور جسم شریف کے ساتھہ تہا۔
قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اسکی شرح میں لکھے ہیں وھو دلیل قول عائشۃ ای
مذہب المختار لھا اور بہی لکھے ہیں۔ وایضا فلیس حدیث عائشۃ رضی اللہ عنہا ای ما فقدت
جسدہ بالثابت ای عند ائمۃ الحدیث لقادح فی سندہ عنہا انتہی درصورت ثبوت اسمین
معراج روح مع الجسد کا انکار نہیں۔ تفتازانی شرح عقاید نسفی میں لکہا ہے والمعنی ما فقد جسدہ
عن الروح بل کان مع روحہ وکان المعراج للروح والجسد جمیعا انتہی اور یہہ بہی معلوم کریں
کہ ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک اللہ تعالے کے نور سے بنا تہا اللہ تعالی اسکو
کثایف جسمانیہ سے پاک کرکے خالص نور کیا تہا اسلئے آپ جب دہوپ یا چاندنی میں گزرتے
تو سایہ نہیں پڑتا تہا سو ایسے پاک نور مقدس جسم کو یہہ زندیق نے کثیف کے لفظ سے
تعبیر کیا ہے سو معاذ اللہ کیسی قساوت قلبی ہے۔ ابن حجر مکی نے شرح الہمزیہ میں لکہا ہے
انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا مشی فی الشمس والقمر لا یظہر لہ ظل لانہ لا یظہر الا
للکثیف وھو صلی اللہ علیہ وسلم قد خلصہ اللہ من سائر الکثایف الجسمانیۃ
وصیرہ نورا صرفا لا یظہر لہ ظل اصلا خرقا للعادۃ کما خرقت لہ فی شق صدرہ وقلبہ
مرارا ولم یتالم بذلک انتہی۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بیجا سے منزہ کرکے وہ تعلیم جو روح و
راستی سے بہری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکہنا خدا تعالی نے اپنے سپرد کیا ہی)
یہہ بہی کفر ہے کیونکہ آپ جو کفریات شریعت غرا کے مخالف بکتا ہے اسکو خدا تعالی اپنے سپرد کیا ہے
کرکے اللہ تعالی پر افترا کرتا ہے وہ کفر ہے قال اللہ تعالی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ
کَذِبًا اور خطیب شربینی نے تفسیر سراج المنیر میں لکہا ہے قال العلماء وقد دخل فی
حکم ھذہ الآیۃ کل من افتری علی اللہ کذبا فی ذلک الزمان وبعدہ اور ابن حجر مکی نے
اپنے فتاوی میں لکہا ہے کل حقیقۃ ردتہا الشریعۃ زندقۃ اور زواجر میں لکہا ہے۔

ولا ریب ان تعمد الکذب علی اللہ ورسولہ فی تحلیل حرام او تحریم حلال کفر محض انتہی۔

اور آپ سید الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرے انبیا کا مثیل ہونیکا جو دعوے کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ جمیع وجوہ سے مساوی رہنے والے کو مثیل کہتے ہین تحفۃ المرید مین لکھا ہے الشبہ والشبیہ بمعنی کالحب والحبیب ذلک المعنی ہو المساوی فی اغلب الوجوہ والنظیر ہو المساوی ولو فی بعض الوجوہ والمثیل ہو المساوی فی جمیع الوجوہ پھر جب آپ مثیل ہون کرکے کہا تو جمیع وجوہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا کا مساوی ہونے کا ادعا ہوا وہ کفر و ردت ہے غایۃ تلخیص المراد من فتاوی ابن زیاد مین لکھا ہے رجل قال فی حلقہ وراس علی بن عمر الشاذلی الذی ما مثلہ الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجریت علیہ احکام الردۃ فیستتاب فان تاب والا قتل بردتہ لفعلہ ہذا الشنیع من تشبیہ سید الکونین صلوات اللہ وسلامہ علیہ بغیرہ کیف وقد قال فی الشفاء فی ابی نواس انہ کفر او قارب بتشبیہ محمد الامین بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وہذا اعظم منہ انتہی

اور مخالفون نے جواز مثیل پر حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے جو استدلال لیا ہے وہ سو باطل ہے کیونکہ محدثین کہتے ہین کہ اس حدیث کو اصل نہین۔ ملا علی القاری نے رسالہ موضوعات مین لکھا ہے قال الدمیری والعسقلانی والزرکشی لا اصل لہ بتقدیر ثبوت اسمین کاف تشبیہ لاکے علما کی فضیلت بیان فرمائے اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ کوئی شخص اپنے کو مثیل انبیا قرار دیوے اور وہ جو کہتا ہے (کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور خود کے دلمین جو قومی محبت ہے اسنے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونون محبتون کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوی جسکا نام روح القدس ہے اسکو بطور استعارہ کے ان دونون محبتون کا بیٹا کہنا چاہئے اور یہہ پاک تثلیث ہے) یہہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی کی توحید اور ابطال تثلیث عقاید اسلام کی بنا ہے پھر یہہ شخص اپنی اور خدا کی محبت ملنے سے روح القدس پیدا ہوا اسکو بطور استعارہ ان دونون

محسوں گا بیٹا اور بیہ پاک تثلیث ہو کر کے تثلیث کا جز عم کرتا ہو سو وہ کفر ہے ۔
اور وہ جو کہتا ہے (کہ مسیح کا اور اپنا مقام ایسا ہو کہ اسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کے
لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین یعنے ابن اللہ کہہ سکتے ہین) یہہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی قرآن شریف
مین نصاری کو مسیح کو اور یہود عزیر کو ابن اللہ کہنے پر انکی سخت مذمت کیا اور انپر لعنت کیا
اور متعدد مقامون مین ابنیت سے اپنی ذات کو تنزیہ کیا پھر حقیقی طور پر ہو یا مجازاً و استعارۃً
اسکی ذات سے ابنیت کی نسبت لگانا شرعاً کفر ٹھہرا اللہ تعالی فرماتا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ
ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ
قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ یعنے اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے
اور کہا نصاری نے مسیح بیٹا اللہ کا ہے یہ باتین کہتے ہین اپنے منہہ سے مشابہ ہوتے ہین بات
ان لوگون کے کہ کافر ہوئے پہلے اس سے مار ہو اونکو اللہ کہا سے پھرے جاتے ہین ۔
اور بھی فرماتا ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا تَكَادُ السَّمٰوَاتُ
يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِي
لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا یعنے اور کہا انہون نے پکڑی ہو اللہ نے اولاد البتہ تحقیق لائے تم
ایک چیز بھاری یعنی بھاری گناہ نزدیک ہین آسمان کہ پھٹ جاوین اس سے اور پھٹ جاوے
زمین اور گر پڑین پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعوی کیا انہون نے واسطے اللہ کے اولاد کا اور نہین
لایق واسطے رحمن کے یہ کہ پکڑے اولاد اور بیضاوی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے واعلم ان
السبب فی ہذہ الضلالۃ ان ارباب الشرایع المتقدمۃ کانوا یطلقون الاب علی اللہ تعالی
باعتبار انہ السبب الاول حتی قالوا ان الاب ہو الرب الاصغر واللہ سبحانہ تعالی ہو الرب
الاکبر ثم ظنت الجہلۃ منہم ان المراد بہ معنی الولادۃ فاعتقدوا ذلک تقلیدا ولذلک
کفر قائلہ ومنع منہ مطلقا حسما لمادۃ الفساد اور علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی نے حاشیہ
بیضاوی مین لکھا ہے قولہ ومنع منہ مطلقا ای سواء قصد منہ معنی مجازیا او معنی حقیقیا

اور علامہ شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی مین لکھا ہے واذا ثبت هذا فنقول اذا لم یجز حقیقة الولادة فلا یجوز التسمیة بطریق المجاز لان الاطلاق علی سبیل التجوز انما یصح اذا کان الاطلاق علی سبیل الحقیقة متصورا لان الاطلاق المجازی هو التشبیه بحذف اداة التشبیه والتشبیه انما یتصور اذا کان المشبه به متصورا واذا لم یتصور ان یکون له تعالی ولد حقیقة لا یجوز التسمیة بطریق المجاز اور خطیب شربینی نے سراج المنیر مین لکھا ہے وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا ای ما یلیق به اتخاذ الولد لان ذلک محال اما الولادة المعروفة فلا مقالة فی امتناعها واما التبنی فان الولد لا بد وان یکون شبیها بالوالد ولا شبیه لله تعالی لان اتخاذ الولد انما یکون لاغراض ما من سرور او استعانة او ذکر جمیل وکل ذلک لا یصح فی حق الله تعالی انتهی۔

اور وہ جو قرآن شریف کے آیتون کی تفسیر صحابہ وتابعین وجمہور مفسرین کے برخلاف اپنی راے سے کرتا ہے اور صحابہ وتابعین سے اسکی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اسکو سراسر غلط ہو کر کے کہتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن کی تفسیر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین سے جو منقول ہے اسکو اختیار کرنا واجب ہے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان مین لکھا ہے یجب ان یکون اعتماده علی النقل عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن اصحابه ومن عاصرهم پھر جب اسکو سراسر غلط ہو کر کے اپنی رای سے تفسیر کیا تو نص قرآن کا جو معنی ہے اسکو پھیرا وہ کفر ہے قاضی عیاض شفا مین اور ملا علی القاری اسکی شرح مین لکھے ہین وکذلک وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب القدیم وحمله علی خلاف ما ورد به معنی القویم انتهی۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ جبرئیل امین جو انبیا کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہین اترتا اور اپنے ہیڈ کوٹر نہایت روشن نیر سے جدا نہین ہوتا ہے بلکہ صرف اسکی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اسکی عکس سے تصویر انکے دلین منقوش ہو جاتی ہے) یہہ بھی کفر ہے امام عبد اللہ النسفی نے عمدة العقائد مین لکھا ہے ولو جاز استبعاد صعود النبی لجاز استبعاد نزول الملک وهو یودی

الی انکار النبوۃ اور علامہ شمس الدین الکساری نے اسکی شرح مین لکہا ہے ہذا اشارۃ الی فساد دلیل من ذہب الی ان ای المعراج فی المنام تقریرہ ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم من جنس البشر لقولہ تعالی قل انما انا بشر مثلکم ومن ہو من جنس البشر یمتنع صعودہ الی السماء لانا نعلم بالضرورۃ ان الجسم یمتنع صعودہ الی الہواء العالی والجواب انہ لو صح استبعاد صعود شخص من البشر الی الہواء العالی لصح استبعاد نزول الجسم الہوائی الی الارض لکن الثانی باطل لانہ یودی الی انکار نزول الملک وہو کفر لاتفاق الانبیاء والرسل علیہم السلام علیہ وبداہۃ امتناع الصعود ممنوعۃ بل ہو ممکن واللہ تعالی قادر علی جمیع الممکنات فکانت الشبہۃ زایلۃ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکہا ہے رویتہ علیہ الصلوۃ والسلام لجبرائیل ہی اصل الایمان لایتم الایمان الا باعتقادہا ومن انکرہا کفر قطعا انتہی۔

اور وہ جو کہتا ہے کہ لیلۃ القدر سے رات مراد نہین بلکہ وہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور وہ نبی یا اسکے قایم مقام مجدد کے گذر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی جو فرماتا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے سو اس سے مراد رات ہے کہ کے احادیث متواترہ اور اجماع سے ثابت ہو چکا پھر اسکا انکار کرکے نص قرآن کو اسکے ظاہر معنے سے بغیر دلیل قطعی کے پھیرا وہ کفر ہے۔ قاضی عیاض نے شفا مین لکہا ہے فانہ اذا اجوز علی جمیع الامۃ الوہم والغلط فیما نقلوہ من ذلک واجمعوا انہ قول الرسول علیہ الصلوۃ والسلام وفعلہ وتفسیر مراد اللہ بہ ادخل الاسترابۃ فی جمیع الشریعۃ اذہم الناقلون لہا وللقرآن وانحلت عری الدین کرۃ ومن قال ہذا کافر اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی مین لکہا ہے والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواہرہا مالم یصرف عنہا دلیل قطعی کما فی الایات التی تشعر ظواہرہا بالجہۃ والجسمیۃ ونحو ذلک والعدول عنہا ای عن الظواہر الی معان تدعیہا اہل الباطن وہم الملاحدۃ وسموا بالباطنیۃ لادعائہم ان النصوص لیست علی ظواہرہا بل لہا

معان باطنة لا یعرفها الا المعلم وقصدهم بذلک نفی الشریعة بالکلیة الحاد ای میل وعدل عن الاسلام واتصال والصاق بکفر لکونه تکذیبا للنبی صلی الله علیه وسلم فیما علم مجیئه بالضرورة۔

اما انبیا علیہم السلام کے معجزون کا جو انکار کرتا ہو اور انکو مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور مین آنیکا دعوی کرتا ہے اور عیسی علیہ السلام کے معجزات کو جو قرآن شریف مین واقع ہین انکا انکار کرتا ہے اور اسکو منتر کا نہ خیال کہتا ہو اور انکو مسمریزم کے طریق پر ہونیکا قایل ہے وہ بھی کفر ہے علامہ شروانی نے حاشیہ تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے ان من کفر برسول واحد وبمعجزة واحدة فانه لا یمکنه الایمان باحد من الرسل البتة انتہی۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اگر آپ اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمایون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا) یہہ بھی کفر ہے کیونکہ یہہ مرتد باوجود اس قباحت قلبی کے اس عمل مسمریزم کو آپ مکروہ جانتا ہو اور اسکو عیسی علیہ السلام کی طرف نسبت کیا جو یقینا کفر ہے۔ اسکے سواے ان اعجوبہ نمایون مین عیسی علیہ السلام سے کم نہ رہنا کرکے جو کہتا ہے اس سے عیسی علیہ السلام سے مساوات یا تفوق ہونے کا دعوی ہوا وہ بھی کفر ہے اور باتفاق فقہا کسی ولی کو بھی نبی کے رتبہ کو پہونچا کرکے اعتقاد کرنا کفر ہے چہ جائیکہ یہہ زندیق آپ عیسی علیہ السلام سے مساوی ہونیکا یا فائق ہونیکا دعوی کرے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین لکھا ہے فالنبی افضل من الولی وهو امر مقطوع به عقلا ونقلا والصائر الی خلافه کافر لانه امر معلوم من الشرع بالضرورة۔ اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاوے مین لکھا ہے ان من اعتقد ان الولی یبلغ مرتبة النبی علیه الصلاة والسلام فقد کفر انتہی۔

اما عیسی علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونیکا جو زعم کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی بغیر باپ کے عیسی علیہ السلام کو پیدا کیا سو قرآن شریف مین فرماتا ہے پھر یہہ شخص جب عیسی علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا زعم کیا سو قرآن کی تکذیب کیا وہ کفر ورست ہے کافر

۲ **وسوم وہ** جو عیسی علیہ السلام خنزیر کو قتل کرینگے کرکے جو احادیث صحیحہ وارد ہوئے ہین سو اُن سے مراد قتل کرنے کا حکم کرنا ہی حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین لکہا ہے ویقتل الخنزیر ای یامر باعدامہ مبالغۃ فی تحریم اکلہ وفیہ توبیخ عظیم للنصاری الذین یدعون انہم علی طریقۃ عیسی ثم یستحلون اکل الخنزیر ویبالغون فی محبتہ پہر اس سے زندیق ایک غلط معنی کرکے جو زعم کرتا ہے کہ آپ کہا سو معنی مراد نہو تو اسکا حقیقی معنے شکار کہیلتے پہرنا ہوگا پہر ایسا استہزا کرنا ہی شریعت کا استہزا ہی وہ کفر ہی علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی مین لکہا ہے فالاستہزاء علی الشریعۃ کفر لان ذلک من امارات التکذیب -

**اما وہ** جو کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات مین کونسی بی بی کا پہلے انتقال ہوگا سو جو پیشگوئی فرمائی تہی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی معلوم نتہی) سو یہہ بہی کفر ہے پہلے ہم عوام کی اطلاع کے لیئے وہ حدیث دکہلا کے بعد اسکا حکم لکہتے ہین - معلوم کرین کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو فرمانے تمہارے مین جس کے ہاتہہ دراز ہین وہ میرے سے اول ملیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوی بعد سب بی بیان اپنے ہاتہہ ناپکر دیکہے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتہہ سب سے دراز تہی جب زینب کی وفات ہوی تو سمجہے ہاتہہ دراز ہونے سے مراد سخاوت تہی کہ زینب بڑے ہاتہہ کی بی بی تہی صدقہ بہت دیا کرتی تہی انتہی - اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیشگوئی کی اصل حقیقت معلوم نتہی کرکے مفہوم نہین ہوتا بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات نے ہاتہہ بڑا رہنے سے اسکی ظاہر معنی مراد ہی کرکے ابتدا سمجہہ پہر جب بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی وفات اول ہوی تب معلوم کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتہہ بڑا رہنے سے اسکے مجازی معنی ارادہ فرمائے - شیخ جلال الدین السیوطی نے زہر الربی مین لکہا ہی قال القرطبی معناہ فہمنا ابتداء ظاہرہ فلما ماتت زینب علمنا انہ لم یرد بالید العضو وبالطول طولہا بل اراد العطاء وکثرتہا فالید ہنا استعارۃ للصدقۃ والطول ترشیح لہا

اور یہ اعتقاد رکھنا ضرور ہے کہ اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم اولین و آخرین اور
علم ما کان و ما یکون کا عطا فرمایا تھا اور آئندہ جو جو واقعات ہونے والے ہیں ان سب کی وحی
کر چکا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے تھے سو وہ بے قصد کے بغیر جاننے کے آپکی
زبان مبارک سے نہیں نکلتا تھا بلکہ جو کچھ کہ فرماتے تھے سو وہ حقیقت الحق سے تھا شیخ جلال الدین
السیوطی نے مصباح الزجاجہ حاشیہ سنن ابن ماجہ مین لکھا ہے فانہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی الیہ
بجمیع ما یحدث بعدہ مما لم یکن فی زمنہ اور ابن حجر مکی نے شرح الہمزیہ مین لکھا ہے وسع
علمہ صلی اللہ علیہ وسلم علوم الاولین الانس والملائکۃ والجن لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم
فعلم علم الاولین والآخرین ما کان وما یکون کامر وحسبک فی ذلک القران الذی
اوتیہ صلی اللہ علیہ وسلم ومثلہ معہ کما صح عنہ وقد قال تعالی ما فرطنا فی الکتاب
من شیء ویلزم من احاطتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعلوم القرانیۃ ومثلہا الذی اوتیہ ایضا
انہ صلی اللہ علیہ وسلم احاط بعلوم الاولین والآخرین وان علومہم منہ وجد ومنفصۃ
فی علومہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علامہ زرقانی نے شرح المواہب اللدنیہ مین لکھا ہے قال
الامام الغزالی لا یظن ان تقدیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجری علی لسانہ کیف اتفق بل لا
ینطق الا بحقیقۃ الحق انتہی پھر جو شخص کہ اس مذکور پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بھی معلوم نہیں کرسکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف ہی غلطی کی نسبت کرتا ہے وہ کافر ہے
ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی مین لکھا ہے ولا شک ان من اعتقد ان ابن سریج اوا حل
منہ علم علما حقا وجہلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان کافرا مہدر الدم لانہ مرتد عن الاسلام۔

اما وہ جو کہتا ہے (کہ جسقدر حضرت مسیح کے پیشگوئیان غلط نکلین اسقدر صحیح نکل نہین سکین
اور امور اخباریہ کشفیہ مین اجتہادی غلطی انبیا سے بھی ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ نبی کو
غلطی کی طرف نسبت کرنا اور انبیا سے پیشگوئی مین غلطی ہو جاتی ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے
شرح عقیدہ یافعی مین ہے وکذا یکفر من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ولکن یجوز سہوا علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہم اولم یدعہا
اور امام علامہ ابو عبداللہ محمد بن یوسف السنوسی نے اپنے عقیدہ مین فرمایا اما الرسل علیہم
الصلوۃ والسلام فیجب فی حقہم الصدق والامانۃ وتبلیغ ما امروا بابلاغہ للخلق ویستحیل
فی حقہم علیہم الصلوۃ والسلام اضداد ہذہ الصفات وہی الکذب الخیانۃ بفعل شئ
مما نہی عنہ نہی تحریم اوکراھۃ اور بہی کہا فلا یرتاب فی صدقہم علیہم الصلوۃ والسلام الا
من طبع اللہ علی قلبہ والعیاذ باللہ تعالی انتہی۔

**اما وہ** جو کہتا ہے (کہ جبکہ پیشگوئیون کے سمجہنے کے بارے مین خود انبیا سے امکان غلطی ہے
تو پہر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے) یہہ بہی کفر ہے کیونکہ اسمین انبیا سے پیشگوئیونکے
سمجہنے مین امکان غلطی ہے کر کے جو اعتقاد رکہا وہ کفر ہے اسکے سوای امت کی تضلیل کیا وہ بہی
کفر ہے شرح عقیدہ یافعی مین ہے وکذلک نقطع بتکفیر کل قایل قال قولا یتوصل بہ الی
تضلیل الامۃ اور ابن حجر مکی نے اعلام مین لکہا ہے ان کل ما فیہ تضلیل الامۃ یکون کفرا انتہی ۔

**اما انبیا** اور رسولون کے وحی مین شیطانی دخل ہوجانیکا دعوی کر کے جو کہتا ہے (کہ چار سو نبی
جہوتے نکلے اور دراصل وہ ایک ناپاک روح کی طرف سے تہا نوری فرشتہ کیطرف سے نہین تہا
ان نبیون نے دہوکا کہاکر باطل سمجہ لیا تہا) یہہ بہی کفر ہے کیونکہ شیطان فرشتہ کی صورت مین اگلے
نبیون کو دہوکا دینا صحیح نہین پہر یہ اعتقاد رکہا اسکے سوا انبیا کو جہوتے نکل کر کے اعتقاد کیا وہ
کفر ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ۔ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکہا ہے وکذلک
لا یصح ان یتصور لہ الشیطان فی صورۃ الملک ویلبس علیہا لا فی اول الرسالۃ ولا بعدہا
بل لا یشک النبی ان ما یاتیہ من اللہ ھو الملک ورسولہ حقیقۃ اما بعلم ضروری یخلقہ اللہ
اوببرھان یظہر لہ بہ انتہی۔

**اما وہ** جو کہتا ہے (کہ یہہ بہی مدت سے الہام ہوچکا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان
اور حاشیہ میں طور پر قادیان کا نام قرآن شریف مین ہے) یہہ بہی کفر ہے کیونکہ قرآن شریف مین لفظ

جو موجود نہیں ہے سو اسکو نبی کر کے اعتقاد کیا جو لفظ قرآن شریف میں بالاجماع نہیں ہے اسکو قرآن کہکے اعتقاد کرنا کفر ہے قاضی عیاض نے شفا میں لکھا ہے قد اجمع المسلمون ان القرآن المتلو فی جمیع اقطار الارض المکتوب فی المصاحف بایدی المسلمین مما جمعہ الدفتان من اول الحمد للہ رب العالمین الی آخر قل اعوذ برب الناس انہ کلام اللہ و وحیہ المنزل علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان جمیع ما فیہ حق وان من نقص منہ حرفا قاصدا لذلک او بدلہ بحرف آخر مکانہ او زاد فیہ حرفا مما لم یشتمل علیہ المصحف الذی وقع علیہ الاجماع واجمع علی انہ لیس من القرآن عامدا لکل ھذا انہ کافر انتہی۔

اب ہم اہل اسلام کو معلوم کراتے ہیں کہ جو شخص کہ ایسے دعوے کرتا ہے سو وہ نہ نبی ہے کیونکہ نبوت ہمارے نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی اور نہ مسیح موعود ہے کیونکہ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی تھی اور اب آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہو کے شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم فرماوینگے اور دجال کو قتل کرینگے اور نہ کوئی اولیاء اللہ سے ہے کیونکہ اولیاء اللہ اس قسم کے شیطانی دعوے نہیں کرتے جس سے شریعت مصطفوی ہدم ہو اگرچہ منصور حلاج وغیرہ بعض اولیاء اللہ سے مثل انا الحق وغیرہ کلمے صادر ہوئے سو اسپر انہوں نے کسیکو دعوت نہیں کئے بلکہ وہ بیخودی میں ہوتا تھا جو شہود حق تعالیٰ ان پر غالب ہو کے اپنے سے غایب ہو جاتے تھے اور بیساختہ انکی زبان سے نکل آتے تھے اور وے اقوال قابل تاویل رہتے تھے اسلئے محققین انکو معذور رکھے ہیں بلکہ یہ شخص جو کفریات کا زعم کرتا ہے سو اسکے اقوال کسی قسم سے تاویل پذیر نہیں پھر وہ متعدد وجوہ سے شرع شریف کے رو سے مرتد و زندیق و کافر ہے اور مصداق ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے لا تقوم الساعۃ حتی تخرج ثلاثون دجالا کلہم یزعم انہ رسول اللہ اُن دجالوں میں سے ایک دجال ہے پھر جس نے اسکی تابعداری کی وہ بھی کافر و مرتد ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اوسکی عورت حرام ہوتی ہے اور اپنی عورت سے کیا ہوا

ہونگی یعنی وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتے ہیں وہ ولدالزنا ہونگے قال
ابا اللہ
فی التنویر والکنز وارتداد احدھما فسخ فی الحال اور بزازیہ میں ہے ولو ارتد والعیاذ
باللہ
تحرم امراتہ ویجدد النکاح بعد اسلامہ والمولود بینھما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم
بکلمۃ الکفر ولد زنا اور مفتاح السعادت میں ہے ویکون وطیہ مع امراتہ زنا والولد للولد
منھما فی ھذہ الحالۃ ولدالزنا الی بکلمتی الشہادۃ بطریق العادۃ انتہی اور مرتد بغیر توبہ
کے مرگیا تو اسپر نماز جنازہ نہیں پڑھنا اور اسکو مقابر اہل اسلام میں دفن نہیں کرنا بلکہ بغیر غسل
وکفن کے کتے کے مانند گڑھے میں ڈالدینا۔ اشباہ والنظایر میں ہے واذا مات او قتل
علی ردتہ لم یدفن فی مقابر المسلمین ولا اھل ملتہ وانما یلقی فی حفرۃ کالکلب انتہی
اور بحرالرایق میں ہے اما المرتد فلا یغسل ولا یکفن وانما یلقی فی حفرۃ کالکلب۔ چونکہ ہمکو
طالبان حق کی آگہی منظور ہے اسلیئے بطور اجمال کے اتنے ہی پر اکتفا کرکے ختم کلام کرتے ہیں
اللہ تعالی جسکے نصیب میں توفیق لکہا اسکو کافی ہے وما علینا الا البلاغ المبین
واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خاتم الانبیاء والمرسلین
سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ وسلم۔ مرقوم ۳۰ شعبان سنہ ۱۳۱۱ ہجری

# کتبہ عبیداللہ بن صبغۃ اللہ قاضی الملک بدر الدولہ کان اللہ لھما

ہذا الجواب صحیح بلا ارتیاب جزی اللہ المجیب عنا
خیر الجزا الی یوم الحساب احمد علی عفا اللہ عنہ

## یهدی من یشاء و یضل من یشاء

باعث تحریر این مقال و موجب تفصیل این اجمال آنکه شخصی قادیانی از نواحی پنجاب خروج کرده عوام کالانعام را در دام ضلالت انداخته و خود را مثیل حضرت عیسی بلکه مسیح موعود شمرده دعوت نبوت و رسالت میدارد و که مرسل خداوند تعالی ام و اشاره آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد بطرف خود ست و مصداق ایت هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله خود را می پندارد و میگوید که بر خود الهام شده که انا انزلناه قریبا من القادیان و بالحق انزلناه و بالحق نزل حالانکه و بالحق آه آیت قرآن مجید ست که مرجع آن بسوی قرآن ست نه در شان این خبیث بلکه عبارت بالای جهل تا آن منضم ساخته و چون آنحضرت صلی الله علیه وسلم بنص قطعی خاتم النبیین بود ند و لا نبی بعدی در احادیث واقع شده و هم نزول فرشته و اظهار معجزات و غیره امور از لوازم رسالت بوده ست و نیز عیسی علیه السلام ابرص و اکمه را تندرست می ساخت و احیای مردگان می کرد که بنص صریح ثابت ست و خدای تعالی او را بالای آسمان زنده برده و در آخر زمان بر منارهٔ بیت المقدس نزول خواهد کرد و خروج دجال و قتل او دجال را و امامت مهدی و اقتدای عیسی علیه السلام و غیر ذلک امور که باحادیث متواتره به ثبوت پیوسته و علمای امت بران اتفاق کرده اند این همه امور قادح نبوت او بوده اند پس چاره ندید بجز انکار این همه امور صریحه قاطعه از انکه ختم نبوت به آنحضرت صلی الله علیه وسلم شده و هیچ معجزه مثل مسیح از و بظهور نه پیوسته و نه طاقت آن میدارد و نه دجال خروج کرده است که جنگ از و واقع شود و نه او از مسجد دمشق فرود شده و هم احادیثیکه اهل سنت بران استناد و حجت می آرند آنرا بمعانی غلط و دروغ برای نمایش جهلا پرداخته و آیاتی را که در حق عیسی علیه السلام وارد اند و ان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته ـ و ما قتلوه و ما صلبوه و لکن شبه لهم ـ و یا عیسی انی متوفیک و رافعک الیّ و غیر ذلک به تفسیر و تعبیر دروغ و کذب بهم می پردازد که مخالف اقوال سلف ست که صحابه و تابعین اند

وتشیبه وعقلش برباد گشته وجسدش در زیر زمین مدفون گشته واین بعینه اعتقاد یهود و فرقه انصاری بوده پس کسیکه اینچنین اعتقاد دارد پیش علمای حقانی کافر و مرتد ست و حکم ارتداد بر وجاری میشود و آنکه خودرا مثیل مسیح میشمرد بیشک او مثیل مسیح الدجال ست که مخبر صادق بآن خبر داده کما رواه الشیخان عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله پس بر حکام اسلام و مسلمین و قضاة و مفتیین لازم است که بدفع این شر بپردازند و آیه فیض بیرایه ان الذین فتنوا المومنین والمومنات ثم لم یتوبوا فلهم عذاب جهنم ولهم عذاب الحریق را نصب العین داشته فتنه عظیم این کس را که درمیان اهل اسلام انداخته ست دور سازند وما علینا الا البلاغ والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب کتبه محمد سعید مفتی مجلس عدالت عالیه حیدرآباد دکن کان الله له

ما استدل علیه بالآیات الصریحة الجلیة والاحادیث الشهیرة القویة والنقول المعتمدة السنیة احری بالقبول والیق بالعمل فاللازم علی الرجل المسئول عنه واتباعه ان یتوبوا عن سوء اقوالهم واعتقاداتهم وبالله التوفیق کتبه محمود بن صبغة الله کان الله لهما

الجواب صحیح
سید محمد علی قادری عفی عنه

هذه الفتوی صحیحة بلا ارتیاب
کتبه سید شاه محمد عفا الله عنه

الجواب صحیح
کتبه سید عظمت پیران قادری

عند در المجیب المصیب
احمد محی الدین

اصاب من اجاب
میر سید رعلی

هذا الجواب صحیح
کتبه محمد عبد القادر عفی عنه

یہہ جواب مطابق مذہب حق کے ہے الله
غلام محی الدین عفی عنه

الجواب صحیح
علی موسی رضا عفی عنه

الجواب صحیح بلا ارتیاب
ابو الحسین شهاب الدین احمد

صح الجواب

نحن نتبع علی ما قال علمائنا جزی الله عنا المجیب الفاضل والشیخ الکامل خیر الجزاء کتبه محمد غوث کان الله له